REGD No P67

رجسٹرڈ نمبر ایل ۶۷

بسم اللہ الرحمن الرحیم

نحمدہ ونصلی علی رسولہ الکریم

ولقد نصرکم اللہ ببدر وانتم اذلۃ

THE WEELY BADR QADIAN

ہفت روزہ بدر قادیان

جلد ۱۳

شمارہ ۲

ایڈیٹر:- محمد حفیظ بقاپوری

نائب:- فیض احمد گجراتی

شرح چندہ
سالانہ ۷/۰۰ روپے
ششماہی ۴/۰۰ ″
ممالک غیر ۸/۰ ″

فی پرچہ ۱۵ نئے پیسے

۹ رصلح ۱۳۴۳ ہش	۲۳ رشعبان ۱۳۸۳ ہجری	۹ رجنوری ۱۹۶۴ء

اخبار احمدیہ

قادیان ۷ رجنوری سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی صحت کے متعلق اخبار الفضل ۷ ر ۵ رجنوری میں شائع شدہ ڈاکٹری رپورٹ مظہر ہے کہ کل حضور کو انفلوئنزا کی تکلیف ہوگئی۔ ۴ رجنوری کو اس کا چوٹ زور رہا بخار بھی ۱۰۰ تک ہوگیا۔ اگلے روز بخار میں کمی رہی رات حضور کو پہلے سے افاقہ رہا۔ اور نیند آگئی۔ صبح حضور اٹھے تو کھانسی وغیرہ کی کوئی تکلیف نہ تھی۔

احباب جماعت خاص توجہ اور التزام سے زیادہ دعائیں کرتے رہیں کہ مولا کریم اپنے فضل سے حضور کو صحت کاملہ و عاجلہ عطا فرمائے۔ آمین۔

قادیان ۷ جنوری۔ محترم صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب سلمہ اللہ تعالیٰ اور تینوں بچے بفضلہ تعالیٰ خیریت سے ہیں البتہ حضرت سیدہ بیگم صاحبہ کی طبیعت عرصہ دو ماہ سے بوجہ شدید زکام علیل ہے۔ بعض اوقات ناک کی بندش کی تکلیف ہو جاتی ہے۔ احباب دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ سیدہ موصوفہ کو اپنے فضل سے جلد شفائے کاملہ عطا فرمائے۔ آمین!

ربوہ میں جماعت احمدیہ کا شاندار سالانہ جلسہ

کم و بیش ایک لاکھ فرزندان احمدیت کا عظیم الشان اجتماع

نصرت و تائید الٰہی کے ایمان افروز نظارے، پُر معارف تقاریر۔ ذکر الٰہی اور رقت و سوز و گداز سے معمور دعائیں

قادیان۔ اللہ تعالیٰ کے فضل و کرم سے ربوہ میں جماعت احمدیہ کا بہترواں جلسہ سالانہ ۲۶ ردسمبر ۱۹۶۳ء کو شروع ہو کر ۲۸ ردسمبر ۱۹۶۳ء کی شام کو نہایت کامیابی اور غیر معمولی آسمانی تائیدات و برکات کے ساتھ بخیر و خوبی اختتام پذیر ہوا۔ الحمد للہ۔ یہ محض اللہ تعالیٰ کا احسان ہے کہ شمع احمدیت کے پروانے اس سال پہلے سے بھی زیادہ تعداد میں جوق در جوق اپنے روحانی مرکز میں جمع ہوئے۔ حتیٰ کہ ان کی تعداد ایک لاکھ کے لگ بھگ پہنچ گئی۔ نہ صرف ملک کے کونے کونے سے بلکہ دنیا کے دور دراز ممالک سے بھی احباب نے دیوانہ وار اس مقدس روحانی اجتماع میں شامل ہونے کی سعادت حاصل کی۔ جب مختلف جوانب و اطراف سے احمدی احباب کی بھری ہوئی بسیں، گاڑیاں اور سپیشل ٹرینیں ربوہ کی سرزمین میں داخل ہوتیں تو ربوہ کی فضاء اللہ اکبر، اسلام زندہ باد اور احمدیت زندہ باد، حضرت امیر المومنین زندہ باد کے نعروں سے گونج اٹھتی اور اس طرح ایک دفعہ پھر خدا کی الہام

یأتیک من کل فج عمیق
ویأتون من کل فج عمیق

کے تحت رجوع خلائق کا ایک ایمان افروز نظارہ آنکھوں کے سامنے آجاتا۔ اور دنیا نے مشاہدہ کیا کہ یہ جماعت دنیوی ذرائع سے نہیں بلکہ صرف اور صرف خدائی نصرت و تائید کی وجہ سے کامیاب ہو رہی ہے اور شمع احمدیت کے پروانے کسی مادی کشش سے نہیں بلکہ محض اللہ تعالیٰ کی رضا اور اسلام کی محبت کی خاطر ہر سال مقدس روحانی سرزمین میں جمع ہوتے ہیں۔

اللہ تعالیٰ کے فضل سے ربوہ کے جلسہ سالانہ میں اتنی کثرت سے لوگ شامل ہوتے ہیں کہ ان کی صحیح تعداد کا اندازہ آسانی سے نہیں لگایا جاسکتا۔ تاہم لنگر خانوں سے تقسیم ہونے والے کھانے کے اعداد و شمار، پرائیویٹ رہائش گاہوں میں قیام و طعام کے انتظامات کی وسعت، ہوٹلوں کی طرف رجوع کرنے والوں اور جلسے کے انتظام چلانے والی مقامی آبادی اور وسیع و عریض جلسہ گاہ میں سامعین کی غیر معمولی کثرت کا عمومی جائزہ لینے سے معلوم ہوا کہ اس سال اللہ تعالیٰ کے فضل سے اسلام و احمدیت کے کم و بیش ایک لاکھ فدائیوں نے جن میں مرد عورتیں اور بچے سب شامل ہیں اس اجتماع میں شمولیت کی سعادت حاصل کی۔

علاوہ ازیں معنوی لحاظ سے بھی یہ اجتماع بہت کامیاب اور ہر طرح روحانی برکات سے معمور رہا۔ کیا بلحاظ اس کے کہ جلسہ سالانہ کے پروگرام میں موجودہ زمانہ کے تقاضوں کے مطابق نہایت بلند پایہ اور اہم دینی، علمی، اخلاقی اور تربیتی تقاریر ہوئیں۔ جن میں سلسلہ کے متعدد بزرگان اور جید علماء نے حصہ لیا۔ جنہیں حاضرین نے گہرے انہماک اور پوری توجہ سے سنا۔

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز خود تو علالت طبع کے باعث جلسہ میں تشریف نہ لاسکے لیکن حضور نے ازراہ نوازش دو نہایت ہی پُر درد پیغامات سے حاضرین کو نوازا۔ جو جلسہ کے افتتاح و اختتام پر پڑھ کر سنائے گئے۔ (یہ دونوں پیغام الگ شائع ہو رہے ہیں)

اصحاب حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے ذکر حبیب کے روح پرور موضوع پر تقاریر فرمائیں۔ دیگر علماء سلسلہ اور بزرگان جماعت کے علاوہ خاندان حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے درخشندہ گوہروں میں سے حضرت مرزا ناصر احمد صاحب محترم صاحبزادہ مرزا مبارک احمد صاحب محترم صاحبزادہ مرزا رفیع احمد صاحب محترم صاحبزادہ مرزا طاہر احمد صاحب نے مختلف دینی موضوعات پر اہم تقاریر فرمائیں۔ جو سامعین کے لئے ازدیاد ایمان کا موجب بنیں۔

سالانہ جلسہ کے مبارک ایام دعاؤں اور اجتماعی ذکر الٰہی کے لحاظ سے بھی نمایاں خصوصیت رکھتے ہیں۔ چنانچہ ربوہ کے جلسہ میں تشریف لے جانے والے احباب کو اس لحاظ سے بھی خاص مواقع میسر آئے۔ چنانچہ جلسہ سالانہ کے افتتاح و اختتام کی اجتماعی دعاؤں، پنجگانہ نمازوں کی باجماعت ادائیگی کے علاوہ نماز تہجد کے وقت ان ایام میں مسجد مبارک میں اس قدر حاضری رہی کہ مسجد مبارک اپنی وسعت کے باوجود ناکافی ثابت ہوتی رہی۔ اور باوجود سخت سردی کے نمازیوں کے ذوق و شوق کا یہ عالم ہوتا رہا کہ انہیں مسجد کے تخ بستہ صحن میں نماز ادا کرنے میں بھی کوئی عذر محسوس نہ ہوتا۔ اور وہ نہایت محبت کے ساتھ اسلام کے روحانی غلبہ حضرت اقدس کی صحت کاملہ عاجلہ اور اپنی انفرادی حاجات کے لئے نہایت سوز و گداز سے دعائیں کرنے میں مشغول رہے۔

اس طرح حسب سابق ربوہ کے گلی کوچوں اور بازاروں میں ان مبارک ایام میں احباب جماعت کے باہمی معانقوں مصافحوں اور ملاقاتوں کا سلسلہ کثرت سے جاری رہا۔ سب سے بڑھ کر یہ کہ گو حضرت اقدس ایدہ اللہ تعالیٰ کی علالت طبع کے باعث اب حضور پہلے کی طرح سب دوستوں سے ملاقاتیں نہیں فرما سکتے تاہم جلسہ کے ایام میں قریباً روزانہ احمدی جماعتوں کے محدود افراد کو حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کی خدمت میں حاضر ہونے کے علاوہ حضور کی زیارت کرنے کا شرف حاصل ہوتا رہا۔

اس طرح پر ربوہ میں جماعت احمدیہ کا سالانہ جلسہ اللہ تعالیٰ کے فضل و کرم سے ہر لحاظ سے نہایت کامیاب رہا۔ اللہ تعالیٰ سب احباب کو ان خاص دعاؤں کا مستحق بنائے جو سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے خاص طور پر اس جلسہ میں شریک ہونے والے احباب کے لئے فرمائی ہیں!!

ملک صلاح الدین ایم۔ اے پرنٹر و پبلشر نے اے ون آرٹ پریس امرتسر میں چھپوا کر دفتر اخبار بدر قادیان سے شائع کیا ــــ پروپرائٹر صدر انجمن احمدیہ قادیان

ہفت روزہ بدر قادیان ـــــ مورخہ ۹ر جنوری ۱۹۶۴ء

سویڈن کے ہمارے نومسلم احمدی بھائی کی قادیان میں تشریف آوری

آپ کے اعزاز میں استقبالیہ ایڈریس اور اس کا پُرخلوص جواب

قادیان ۳ر جنوری۔ پرسوں۔ نئے سال کا پہلا دن تھا جبکہ درویشانِ قادیان نے اپنی آنکھوں سے ترقی یافتہ آباد دُنیا کے قریباً انتہائی شمالی کنارہ کے ملک سویڈن کے باشندہ کو قادیان کے مقدس ایریا میں اسی قسم کے خلوص و محبت اور فدائیت کے جذبہ سے آتے دیکھا اور اُس سے ملاقات کا شرف حاصل کیا جو انہیں کی طرح اسی شمع کا پروانہ بن چکا ہے ـــــ اور ہزاروں ہزار میل کی مسافت سے محض مقاماتِ مقدسہ کی زیارت اور حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے مولد و مدفن میں کچھ وقت قیام کر کے اس کی برکات سے متمتع ہونے کی غرض سے آیا ـــــ! ہماری مراد اپنے اُس مخلص نو مسلم احمدی بھائی سے ہے جس کا اسلامی نام عبد السلام عرف میڈسن ہے۔ آپ اپنے ملک سویڈن سے ربوہ کے جلسہ میں شمولیت اور سیدنا حضرت امیر المؤمنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ کی ملاقات اور زیارت کے بعد پرسوں یکم جنوری کو پانچ بجے کی گاڑی یہاں تشریف لائے۔ مقامی درویشان نے احمدیہ چوک میں آپ کا پُرتپاک استقبال کیا۔ اور مصافحہ و معانقہ کے بعد آپ مہمانخانہ میں تشریف لے گئے۔

اپنی قیامگاہ میں پہنچتے ہی مسجد میں پنجگانہ نمازوں کے اوقات نیز علاوہ نمازِ تہجد کے متعلق دریافت کیا۔ جتنے دن آپ کا قیام یہاں رہا۔ نہ صرف یہ کہ فرض نمازیں باجماعت بڑے تھاک سے ادا کرتے رہے بلکہ تہجد کے وقت خود ہی مسجد مبارک کا رُخ کر لیتے۔ اللہ تعالیٰ آپ کے اس اخلاص کو بڑھائے اور آپ کے وجود کو اسلام و احمدیت کے لئے زیادہ مفید بنائے۔ آمین۔

استقبالیہ ایڈریس

کل بعد نمازِ عشاء مسجد مبارک میں آپ کے اعزاز میں ایک استقبالیہ اجلاس کا اہتمام زیرِ صدارت محترم صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب کیا گیا۔

افتتاحی تقریر تلاوت نظم کے بعد پہلے محترم صدر جلسہ نے احمدی کی غرض پر روشنی ڈالتے ہوئے بتایا کہ اکرام ضیف ہمارے مقدس آقا بانیٔ اسلام صلی اللہ علیہ وسلم کا نمایاں وصف تھا۔ حضور ہی کے اُسوہ حسنہ کے تحت آج کا یہ جلسہ سویڈن سے آنے والے ہمارے ایک نومسلم احمدی بھائی کے اعزاز میں کیا جا رہا ہے۔ آپ وہاں محکمہ تعلیم میں کام کرتے ہیں۔ اور ایک عرصہ سے خواہش رکھتے تھے کہ سلسلہ کے مراکز میں حاضر ہوں۔ چنانچہ خدا تعالیٰ نے آپ کی خواہش کو پورا کرنے کے سامان کئے۔ اب وہ ربوہ کے جلسہ سالانہ میں شرکت کے بعد قادیان کے مقاماتِ مقدسہ کی زیارت کی غرض سے یہاں آئے ہیں۔

محترم صاحبزادہ صاحب نے اپنا تعارفی خطاب جاری رکھتے ہوئے فرمایا کہ باوجودیکہ میڈسن صاحب ایک ایسے خاندان سے تعلق رکھتے ہیں جو صدیوں سے عیسائیت کا پرچار کرتا چلا آ رہا ہے۔ اللہ تعالیٰ نے محض اپنے فضل سے آپ پر اسلام کی صداقت کھول دی اور اب بڑے مخلص احمدی ہیں آپ کو ایک خصوصیت یہ بھی حاصل ہے کہ آپ نے مشرقِ وسطیٰ کا دو بار دورہ کیا۔ اور اس سلسلہ میں آپ مصر بھی گئے۔ جہاں آپ جامع ازہر کے علامہ محمود شلتوت سے ملے اور اُن سے وفاتِ مسیح وغیرہ ضروری مسائل پر عالمانہ بات چیت کی جس کے جواب میں علامہ موصوف نے غیر مبہم الفاظ میں اس بات کا اظہار کیا کہ ایسے مسائل میں اُن کے عقائد وہی ہیں جو احمدیہ جماعت کے۔ چنانچہ آپ کا یہ انٹرویو اخبارات میں شائع ہو چکا ہے۔ محترم صاحبزادہ صاحب نے بتایا کہ سکنڈے نیویا سارا باقاعدہ مشن ہے جہاں پہلے مکرم کمال یوسف صاحب بطور احمدی مبلغ کام کرتے رہے اور اب وہاں حضرت میر محمد اسحٰق صاحب رضی اللہ عنہ کے منجھلے بیٹے میر مسعود احمد صاحب بطور انچارج مبلغ خدماتِ دینیہ بجا لا رہے ہیں۔

ایڈریس

اس افتتاحی تقریر کے بعد جناب شیخ عبد الحمید صاحب عاجزؔ بی۔ اے ناظر بیت المال نے انگریزی میں استقبالیہ ایڈریس پڑھ کر سُنایا جس میں آپ نے اپنے معزز مہمان کی تشریف آوری پر خوش آمدید کہتے ہوئے انہیں مبارکباد دی کہ آپ کو ایسے زمانہ میں احمدیت کے دائمی مرکز میں حاضر ہونے کی سعادت ملی جبکہ دنیا کے ہزاروں ہزار دوسرے احمدی مستقل کی تنگی اور ذاتی مجبوریوں کے باعث اس کے لئے تڑپ رہے ہیں۔

ایڈریس میں تفصیلاً بیان کیا گیا کہ کس طرح آج سے قریباً ۷۰ سال پہلے خدا تعالیٰ نے حضرت بانیٔ سلسلہ عالیہ احمدیہ علیہ السلام کو اس بات کی خبر دی تھی کہ آپ کی تبلیغ زمین کے کناروں تک پھیل جائے گی۔ اور دور دور سے لوگ آپ کی طرف رجوع کریں گے حتیٰ کہ خود آپ کی قادیان میں تشریف آوری بھی اس پیشگوئی کو بڑی شان کے ساتھ پورا کرنے کا موجب بنی ہے۔ اس لحاظ سے خود آپ بھی صداقت مسیح موعود علیہ السلام کا ایک زندہ نشان بن گئے ہیں۔

آخر میں جملہ درویشان کی طرف سے آپ کی خدمت میں درخواست کی گئی کہ حلقہ بگوش اسلام ہونے اور احمدیت کو قبول کرنے کے حالات مختصر طور پر سنائیں۔

ایڈریس کا جواب

چنانچہ اپنی باری پر سب سے پہلے آپ نے باقاعدہ طور پر تشہد و تعوذ پڑھا اور بعدہٗ سورہ صف کی آیت کریمہ ھو الذی ارسل رسولہ بالھدیٰ و دین الحق لیظھرہ علی الدین کلہ ولو کرہ المشرکون کی تلاوت بڑے ہی محبت بھرے انداز میں کی۔ اور اس کے بعد شستہ انگریزی میں احباب کو خطاب کیا۔ جس میں آپ نے بتایا کہ سب سے پہلے تو میں سکنڈے نیویا کے احمدی بھائیوں کی طرف سے آپ حضرات کو محبت بھرا السلام علیکم عرض کرتا ہوں اور آپ سے دعا کی درخواست کرتا ہوں کیونکہ وہاں سے روانہ ہوتے وقت ان سب دوستوں نے بڑے اصرار کے ساتھ آپ حضرات تک اسی طریق پر سلام اور دعا کی درخواست کرنے کی مجھے تاکید کی تھی۔

اپنے قبول اسلام کے ذکر میں بتایا کہ میں ۱۹۲۶ء میں ایک ایسے خاندان میں پیدا ہوا جو عیسائیت میں مشنری خدمات بجا لاتا ہے۔ چنانچہ خود میرے والد اور دادا ماموں سب پادری ہیں۔ میں نے بھی بڑے ہو کر مذہبی تعلیم ہی پائی۔ لیکن جب میں کچھ بڑا ہوا تو نسبتاً ادعات گہرے غور و فکر کے وقت خود اپنے مسیحی مذہب تثلیث اور کفارہ وغیرہ بعض معتقدات پر مجھے طرح طرح کے شکوک و شبہات پیدا ہونے لگے حتیٰ کہ میں اس مذہب سے متنفر ہو کر دہریہ ہو گیا تب میرے دل میں عربی سیکھنے کی خواہش پیدا ہوئی اسی سلسلہ میں مجھے ۱۹۵۰ء میں انگریزی ترجمۃ القرآن کے مطالعہ کا بھی موقعہ مل گیا۔ اور ۱۹۵۶ء میں جب احمدیہ جماعت کے مبلغ جناب کمال یوسف صاحب وہاں پہنچے تو ان کے ذریعہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی بعض تصانیف اسلامی اصول کی فلاسفی، فتح اسلام وغیرہ کے انگریزی تراجم اور دوسرے مضامین پڑھے اور دوسرے اسلامی مسائل سے پوری آگاہی ہوئی۔ اس کے باوجود میرے دل کو خدا تعالیٰ اور بندوں کے تعلق کے بارہ میں پوری تسلی نہ ہوئی جس کا ذکر میں نے مبلغ صاحب سے بالمشافہ کیا۔ آپ نے مجھے خدا تعالیٰ ہی سے دعا کرنے اور راہنمائی حاصل کرنے کی تلقین کی۔ چنانچہ میں نے ان کے مشورہ کے مطابق دعا کی تب خدا تعالیٰ نے مجھ پر احسان فرمایا اور خواب کے ذریعہ مجھے پورے طور پر اطمینان اور تسلی ہو گئی۔ اور میں باقاعدہ طور پر حلقہ بگوش اسلام ہو گیا۔ اور بعد میں مبلغ صاحب ہی کے ذریعہ اسلام کے متعلق اپنی معلومات میں اضافہ کرتا رہا۔

آپ نے بتایا کہ خدا تعالیٰ کے فضل سے اب سویڈن میں ایک معقول جماعت بن چکی ہے اور ہم امید رکھتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ آئندہ بھی گا اور اس کی تعداد میں اضافہ ہوتا چلا جائے گا۔ یہ نو احمدی خدا کے فضل سے دینِ اسلام سے محبت اور بڑا خلوص رکھتے ہیں۔ آپ یہاں دعا فرمائیں کہ خدا تعالیٰ ان کے اخلاص میں برکت دے اور اُن کی اس چھوٹی سی تعداد کو جلد بڑھا دے جانے کے سامان کرے۔ آمین۔ تب آپ نے وہیں دعا کے لئے ہاتھ اُٹھائے اور سب حاضرین نے بھی ان کے ساتھ مل کر دعا کی)

اردو ترجمہ

محترم عبد السلام صاحب میڈسن کی پُر اثر پیاری تقریر کے بعد مکرم قریشی عبد الماجد صاحب بی۔ اے ٹیچر تعلیم الاسلام سکول قادیان نے ایڈریس اور جواب ایڈریس کا اردو ترجمہ حاضرین کو سنایا۔

صدارتی تقریر

بالآخر محترم صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب صدر جلسہ نے اپنی صدارتی تقریر میں بتایا کہ خدا تعالیٰ نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو سفید اقوام کے احمدیت میں داخل ہونے کی خبر دی تھی چنانچہ خدا تعالیٰ کے یہ وعدے پورے ہوتے ہوئے اب ہم اپنی آنکھوں سے دیکھ رہے ہیں اور یہ نظارہ بڑا ہی ایمان افروز ہے کہ خود مسیحیت کا پرچار کرنے والے خاندان کے چشم و چراغ بالکل اسی طرح اسلام لا رہے ہیں جس طرح آج سے چودہ سو سال پہلے خدا تعالیٰ نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو ابوجہل کا بیٹا عکرمہ وغیرہ فدایانِ اسلام عطا کئے تھے

(باقی صفحہ ۱۲ پر)

ربوہ میں جماعت احمدیہ کے جلسہ سالانہ ۱۹۶۳ء کے موقعہ پر

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ کا بصیرت افروز افتتاحی پیغام

جلسہ کے ایّام دعاؤں اور ذکر الٰہی میں بسر کرو اور آپس میں اخوت و محبت بڑھانے کی کوشش کرو

مورخہ ۲۶ر دسمبر ۱۹۶۳ء کو ربوہ میں جماعت احمدیہ کے جلسہ سالانہ کے افتتاح کے موقعہ پر سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کا جو روح پرور افتتاحی پیغام حضور کے ارشاد کے تحت محترم مولانا جلال الدین صاحب شمس نے پڑھ کر سنایا۔ اس کا مکمل متن درج ذیل کیا جاتا ہے:-

اَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ نَحْمَدُہٗ وَنُصَلِّیْ عَلٰی رَسُوْلِہِ الْکَرِیْمِ

خدا کے فضل اور رحم کے ساتھ

هُوَ النَّاصِرُ

برادرانِ جماعت

اَلسَّلَامُ عَلَیْکُمْ وَرَحْمَةُ اللّٰہِ وَبَرَکَاتُہٗ

مَیں اللہ تعالیٰ کا

شکر ادا کرتا ہوں

کہ اس نے آپ لوگوں کو اس سال بھی توفیق عطا فرمائی کہ آپ اس کے مامور کی آواز پر لبیک کہتے ہوئے دنیوی علائق اور زنجیروں کو توڑ کر اپنی روحانی اور علمی ترقی کے لئے مرکزِ سلسلہ میں تشریف لائے۔ یہ آپ لوگوں کی خوش قسمتی ہے کہ آپ نے اس کے مامور کو قبول کیا اور پھر اس کی طرف سے جو آواز اُٹھی اُسے آپ نے سُنا اور اس پر عمل کیا۔ بے شک ہمارا یہ جلسہ دوسرے دنیوی جلسوں سے مشابہت رکھتا ہے لیکن حقیقت یہ ہے کہ اسے اُن سے ایک نمایاں امتیاز حاصل ہے۔ وہ لوگ محض دنیوی ترقی اور مفاد سے تعلق رکھنے والی سکیموں کے ماتحت اکٹھے ہوتے ہیں لیکن آپ لوگوں کا

یہ اجتماع خالص روحانی ہے

جس سے کوئی دنیوی غرض وابستہ نہیں بلکہ آپ صرف اس لئے اکٹھے ہوتے ہیں کہ خدا تعالیٰ اور اس کے رسول کی باتیں سُن کر اپنے ایمانوں کو تازہ کریں اور اس کے دین کی خدمت کا ایک نیا جذبہ اپنے اندر پیدا کر کے واپس جائیں پس آپ لوگوں کی مشابہت دنیا دار لوگوں سے نہیں بلکہ آپ ان صحابہ کرامؓ سے مشابہت رکھتے ہیں جو غزوہ حنین میں اپنی سواریوں کی گردنیں کاٹ کر خدا کے رسولؐ کی آواز پر لبیک کہتے ہوئے محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے اِرد گرد جمع ہو گئے تھے۔

آپ لوگ جانتے ہیں کہ

غزوہ حنین میں

جب کفار کے تیراندازوں نے اسلامی لشکر پر اپنے تیروں کی بوچھاڑ کی تو اس وقت مکہ کے نومسلم جو بڑے بڑے دعووں کے ساتھ اگلی صفوں میں جا رہے تھے۔ وہ تیروں کی بوچھاڑ کی تاب نہ لا کر پیچھے کی طرف بھاگے اور ان کے بھاگنے کی وجہ سے صحابہؓ کی سواریاں بھی بدک گئیں اور وہ بھی پیچھے کی طرف دوڑنے لگیں۔ یہاں تک کہ میدان خالی ہو گیا اور محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم صرف اپنے چند صحابہؓ کے ساتھ کھڑے رہ گئے۔ اس وقت رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم نے حضرت عباس رضی اللہ عنہ سے فرمایا کہ عباس تم زور سے آواز دو کہ

"اے وہ صحابہ جنہوں نے حدیبیہ کے دن درخت کے نیچے بیعت کی تھی،

اور اے وہ لوگو جو سورۃ بقرہ کے زمانہ سے مسلمان ہو۔ خدا کا رسول تم کو بلاتا ہے"

صحابہؓ کہتے ہیں ہمارے کانوں میں یہ آواز آئی تو ہمیں یوں محسوس ہوا کہ گویا حشر کا دن ہے اور

صورِ اسرافیل پھونکا جا رہا ہے

اس وقت ہم میں سے جس کی سواری مڑ سکی اس نے موڑ لی اور جس کی سواری نے مڑنے سے انکار کیا اس نے تلوار سے اس کی گردن کاٹ دی۔ اور خود دوڑتے ہوئے محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے جھنڈے کے نیچے حاضر ہو گیا۔

اس زمانہ میں بھی اسلامی لشکر اعداء کے نرغہ میں گھرا ہوا ہے اور آج بھی کفر کا ہر سپاہی اسلام پر تیروں کی بوچھاڑ کر رہا ہے اور محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم اپنے اظلال کے ذریعہ مسلمانوں کو آواز دے رہے ہیں کہ مومنو! تمہاری سواریاں کہاں جا رہی ہیں۔ آؤ اور میرے ارد گرد جمع ہو جاؤ۔ آپ لوگوں کی خوش قسمتی ہے کہ آپ نے صحابہؓ کی طرح اپنے دنیوی علائق کی سواریوں کی گردنیں کاٹیں اور

اسلام کے جھنڈے کو بلند کرنے

کرنے کے لئے اس مرکز میں جمع ہو گئے۔ پس مَیں آپ لوگوں کو اس قربانی کی توفیق ملنے پر خدا تعالیٰ کا شکر ادا کرتا ہوں اور اللہ تعالیٰ سے دعا کرتا ہوں کہ وہ آئندہ بھی آپ کو سلسلہ کی ترقی کے لئے ہر قسم کی قربانی کی توفیق دے۔ آپ کے عمل میں برکت ڈالے اور آپ کو نیکی اور تقویٰ کی صلاحیتوں سے ہمیشہ بہرہ ور رکھے۔

مجھے ایک دفعہ جلسہ سالانہ پر آنے والوں کے متعلق اللہ تعالیٰ کی طرف سے الہاماً یہ دعا سکھائی گئی تھی

کہ اَللّٰھُمَّ زِدْ فَزِدْ وَعَلٰی نَھْجِ الصَّلَاحِ وَالْعِفَّةِ

یعنی اے خدا آنے والے تو آئیں گے مگر تُو انہیں توفیق دے کہ وہ نیکی اور اخلاص اور عفت کے راستوں پر چلتے ہوئے زیادہ سے زیادہ تعداد میں آئیں اور تیری رضا حاصل کریں۔ تقویٰ اور عفت کے راستوں پر قدم ماریں اور ان ایام کو دعاؤں اور ذکر الٰہی میں بسر کریں اور آپس میں اخوت و محبت بڑھانے کی کوشش کریں کہ اسی میں خدا اور اس کے رسول کی خوشنودی ہے اور اسی میں ہماری جماعت کی ترقی وابستہ ہے۔

اللہ تعالیٰ سے دعا کرتا ہوں

کہ وہ آپ لوگوں کو اس اجتماع کی برکات سے بہرہ ور فرمائے اور ابد الآباد تک اُس کی تائید و نصرت آپ کے شاملِ حال رہے۔ آمین یا رب العالمین۔ خاکسار مرزا محمود احمد خلیفۃ المسیح الثانی ۲۵/۱۲/۶۳

ربوہ میں جماعت احمدیہ کے جلسہ سالانہ ۱۹۶۳ء کیلئے

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کا بصیرت افروز اختتامی پیغام

اسلام کی ترقی کیلئے والہانہ جد و جہد سے کام لو اور اپنی آئندہ نسلوں کو اسلام کا بہادر سپاہی بنانے کی کوشش کرو

ربوہ میں جماعت احمدیہ کے جلسہ سالانہ ۱۹۶۳ء کے آخری اجلاس (منعقدہ ۲۸ دسمبر) میں سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ کا مندرجہ ذیل اختتامی پیغام حضور کے ارشاد کے مطابق محترم مولانا جلال الدین صاحب شمس نے پڑھ کر سنایا:

اَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ — نَحْمَدُہٗ وَنُصَلِّیْ عَلٰی رَسُوْلِہِ الْکَرِیْمِ

خدا کے فضل اور رحم کے ساتھ

ھُوَ النَّاصِرُ

برادرانِ جماعت احمدیہ:-

اَلسَّلَامُ عَلَیْکُمْ وَرَحْمَۃُ اللّٰہِ وَبَرَکَاتُہٗ

اللہ تعالیٰ نے آپ لوگوں کو اپنے خاص فضل سے یہاں تین دن دعاؤں اور ذکرِ الٰہی میں بسر کرنے اور خدا اور اس کے رسول کی باتیں سننے کی جو توفیق عطا فرمائی ہے اس کا یہ احسان تقاضا کرتا ہے کہ اب آپ پہلے سے بھی زیادہ

دعاؤں اور انابت الی اللہ پر زور

دیں۔ اور سلسلہ کی اشاعت اور اسلام کی ترقی کے لئے والہانہ جد و جہد سے کام لیں اور اس بارہ میں کسی قسم کی قربانی سے دریغ نہ کریں۔ یہ امر یاد رکھیں کہ وہی شاخ سرسبز رہ سکتی ہے جس کا اپنے درخت کے ساتھ پیوند ہو۔ ورنہ اگر ایک تازہ شاخ کو درخت سے کاٹ کر پانی کے تالاب میں بھی ڈال دیا جائے تو وہ کبھی سرسبز نہیں رہ سکتی۔ پس

مرکز کے ساتھ اپنے تعلقات کو استوار رکھو

اور اسلام اور احمدیت کی اشاعت پر بہت زور دو اور اپنی آئندہ نسل کی درستی کا فکر کرو مجھے نظر آ رہا ہے کہ جماعت کو اپنی آئندہ نسل کی درستی کا خاص فکر نہیں اور یہ ایک نہایت ہی خطرناک بات ہے۔ چنانچہ اس کا ثبوت یہ ہے کہ تحریک جدید کے دورِ اول میں تو بڑی کثرت کے ساتھ لوگوں نے حصہ لیا مگر نئے دور میں شامل ہونے والوں کی تعداد ان کی نسبت کے لحاظ سے بہت کم ہے اور پھر جو لوگ وعدہ کرتے ہیں وہ وقت کے اندر اپنے وعدوں کو پورا کرنے کی کوشش نہیں کرتے حالانکہ اشاعتِ اسلام کا کام کسی ایک نسل کے ساتھ وابستہ نہیں بلکہ قیامت تک اس نے جاری رہنا ہے پس اپنے اندر صحیح معرفت پیدا کرو اور اپنی آئندہ نسلوں کو

اسلام کا بہادر سپاہی

بنانے کی کوشش کرو اور اس نکتہ کو کبھی مت بھولو کہ قربانی اپنا پھل ضرور لاتی ہے مگر یہ ضروری نہیں کہ ہر قربانی کا پھل قربانی کرنے والا ہی کھائے

جو شخص یہ چاہتا ہے کہ ساری قربانیوں کا پھل وہ خود ہی کھائے اس سے زیادہ نادان اور کوئی نہیں ہو سکتا۔ حضرت ابراہیم علیہ السلام نے خدا تعالیٰ کے حکم کے تحت اپنے بیٹے حضرت اسماعیل علیہ السلام کو ایک وادیٔ غیر ذی زرع میں رکھا مگر اس کا پھل ایک مدت دراز کے بعد محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کی شکل میں ظاہر ہوا۔ اور دنیا اس پھل کو دیکھ کر حیران رہ گئی۔ پھر تم کیوں یہ خیال کرتے ہو کہ تمہاری قربانیوں کا بدلہ تمہیں آج ہی ملنا چاہیئے۔ اگر تمہاری نسل کسی وقت بھی تمہاری قربانیوں سے فائدہ اُٹھائے تو حقیقتاً

تمہاری قربانیوں کا پھل

تمہیں مل گیا۔ پس اپنے ذہنوں میں جلا اور اپنے فکر میں بلندی پیدا کرو۔ اور قربانیوں کے میدان میں ہمیشہ آگے کی طرف قدم بڑھاؤ۔ اگر تم ایسا کرو گے تو خدا تعالیٰ اپنی تائیدات سے تمہیں اس طرح نوازے گا کہ تم دنیا کے میدان میں ایک فٹ بال کی حیثیت نہیں رکھو گے بلکہ تم اس برگزیدہ انسان کا ظل بن جاؤ گے جس کے متعلق آسمانی نوشتوں میں یہ کہا گیا تھا کہ وہ کونے کا پتھر ہوگا۔ جس پر وہ گرے گا وہ بھی چکنا چور ہوگا اور جو اس پر آ گرا وہ بھی چکنا چور ہوگا

مَیں دعا کرتا ہوں

کہ اللہ تعالیٰ ہماری جماعت کے مردوں اور ان کی عورتوں اور ان کے بچوں اور بوڑھوں کو اپنے فرائض کے ادا کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔

اور انہیں اپنے فضل سے وہ طاقت بخشے جس سے وہ اسلام کو تمام ادیان باطلہ پر غالب کر دیں اے خدا تو ایسا ہی کر

آمین یا رب العالمین۔

خاکسار مرزا محمود احمد خلیفۃ المسیح الثانی

۲۸ - ۱۲ - ۶۳

احمدی خواتین کے جلسہ سالانہ ۱۹۶۳ء کے موقعہ پر

حضرت سیدہ نواب مبارکہ بیگم صاحبہ مدظلہا العالی کی افتتاحی تقریر

اپنی اولادوں کے قلوب میں دین و ایمان اور روحانیت کے بیج بونے کی زیادہ سے زیادہ کوشش کرو

مورخہ ۲۶ر دسمبر ۱۹۶۳ء کو احمدی خواتین کے جلسہ سالانہ کے افتتاحی اجلاس میں حضرت سیدہ نواب مبارکہ بیگم صاحبہ مدظلہا العالی نے جو بصیرت افروز تقریر فرمائی اس کا مکمل متن افادۂ احباب کے لئے درج ذیل کیا جاتا ہے:۔

تشہد و تعوذ اور درود شریف پڑھنے کے بعد آپ نے یہ دعا پڑھی

ربنا لا تزغ قلوبنا بعد اذ ھدیتنا وھب لنا من لدنک رحمۃ انک انت الوھاب۔

اور پھر فرمایا:۔

السلام علیکم! آپ سب کو حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی آواز پر لبیک کہتے ہوئے جلسہ سالانہ کی شرکت کے لئے آنا مبارک ہو۔ نیک نیتی لے کر آئی ہوں اور نیک ارادوں پختہ عزم سے نیکی اور روحانیت میں ترقیوں کے سامان جمع کریں۔ خدا تعالیٰ آپ کو صفائی قلب اور صدق و صفا بخشے۔ حقیقی احمدیت کے پاک نمونے بننے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین۔

حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے وصال کے بعد جو بہت بڑا صدمہ تھا۔ جماعت نے اعلیٰ نمونہ صبر و استقلال کا دکھایا اور خدا تعالیٰ کی نصرت سے ترقی روز افزوں ہوتی چلی گئی حضرت خلیفۂ اول رضی اللہ عنہ کی وفات کے موقعہ پر ایک زلزلہ آیا۔ مگر بفضلہ تعالیٰ بہت بڑا حصہ جماعت کا اس کے اثر سے محفوظ رہا اور دامن خلافت سے وابستہ رہنے والوں کی ترقی پہ ترقی ہوتی گئی۔ اور احمدیت کے تمام عالم کے گوشہ گوشہ میں بیج بوئے گئے جس شان کی ترقی ہوئی وہ روز روشن کی طرح ہر دوست دشمن پر ظاہر ہے۔ اب ایک نازک وقت پھر آیا ہے کہ آپ کے آقا خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ (خدا ان کو کامل طاقت کے ساتھ شفا بخشے) بوجہ علیل ہونے کے اس شوکت و جلال سے آپ کے سامنے آکر آپ کے قلوب کے زنگ صاف نہیں کر سکتے۔ آپ کی کمزوریوں پر اس طرح آپ کو بار بار توجہ نہیں دلا سکتے۔ تو جیسے ماں کے بیمار یا نظر سے اوجھل ہونے پر بچے زیادہ شوخیاں کرنے لگتے ہیں اور بے خوف سے ہو جاتے ہیں یہی کیفیت خدا نہ کرے سب کی تو ہرگز نہیں مگر بعض کی ضرور نظر آ رہی ہے۔

نیز بڑے بڑے بزرگ صحابہ مقدس روایات کے حامل۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی صحبت اٹھائے ہوئے وجود۔ آپ کا چہرہ دیکھنے والے۔ آپ سے روحانیت کی نعمت حاصل کرنے والے ایک ایک کرکے رخصت ہو گئے۔ جو چند باقی ہیں۔ اللہ تعالیٰ ان کو سلامت رکھے مگر صورت حال یہی ہے کہ ؎

بہت آگے گئے باقی جو ہیں تیار بیٹھے ہیں

اب جبکہ آپ نے بہت کچھ کھو دیا ہے جو بقیہ ہے اس کی قدر کریں دعا بھی کریں کہ خدا تعالیٰ اس آئینہ کے دیکھنے والوں کو جس میں ہم نے پورے حسن و جمال کی شان کے ساتھ رسول کریم (صلے اللہ علیہ وسلم) کا چہرہ دیکھا۔ اپنے خالق و مالک کا جلوہ دیکھا۔ اپنے فضل سے لمبا عرصہ ابھی اور ہم میں صحت کے ساتھ رہنے دے۔ اور یاد رہے کہ اب یہ وقت سوچنے اور سنبھلنے کا ہے۔ آپ بھی سنبھل جائیں اور بڑا فرض یہ کہ اپنی اولادوں کو سنبھالیں۔ اس وقت اگر یہ رعب دجال میں آ گئے اور محض ذہنی غلامی محض دنیا کے بندوں کی ان کے دل و دماغ پر حاوی ہو گئی تو نتیجہ خدا ہی حافظ ہے۔ خدا کے کام تو نہیں رکیں گے مگر کتنے افسوس کی بات ہو گی کہ آپ اور آپ کی اولادیں اور صحابہ کی اولادیں تو محروم رہ جائیں محض اپنی نااہلی اور غفلتوں کی وجہ سے اور نئے لوگ نصرت دین کے لئے آگے بڑھیں اور انعامات الٰہی سے نوازے جائیں۔ یہ کتنی بدبختی ہو گی؟ ذرا سوچنے کی بات ہے۔ یہ وقت ہے کہ آپ اپنی اولادوں کے قلوب میں دین و ایمان اور روحانیت کے بیج بو سکتی ہیں۔ ...... یہ زیادہ سے زیادہ کوشش کریں۔ ان کو حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی کتب ملفوظات اور بزرگان سلسلہ کی کتب حالات صحابہؓ وغیرہ خاص توجہ دے کر کثرت سے پڑھائیں۔ آپ بھی اپنی قدر و قیمت کو پہچانیں اور ان کو بھی ان کی قدر بتائیں۔ احمدیت کے نام کی عزت رکھنے والے بنائیں تو وہ دوسروں سے مرعوب بھی کیوں ہوں؟ انہوں نے تو زمانہ کو سکھانا نیک نمونوں سے بٹھانا ہے وہ غیروں کے پیچھے کیوں چلیں جو اسلام سے دور ہیں کیوں بنتے چلے جائیں۔ یہ کمزوری محض اپنا منصب نہ پہچاننے اور اپنی تعلیم سے ناواقف ہونے کی وجہ سے پیدا ہو رہی ہے۔ بفضلہ تعالیٰ اکثریت تو نہیں مگر جتنی بھی ہوں ہمارے نقطۂ نظر سے تو بہت ہیں کہ بعض خواتین اور لڑکیاں پردہ ترک کر رہی ہیں۔ بے حجاب باریک دوپٹوں میں باہر پھرتی دیکھی جاتی ہیں۔ کیا یہی اسلام و احمدیت کی تعلیم تھی۔ جو لڑکیوں کی مائیں بتا اور سکھا رہی ہیں؟ اور باپ حوصلہ افزائی کر رہے ہیں۔ حیرت ہے کہ ان صاحبات میں مردوں کا قوام ہونے کا دعوےٰ کس کونے میں چھپ جاتا ہے؟ فطرت پر کسی کام سے تو اسلام نے نہیں روکا۔ اور کونسا کام ہے جو چادر یا برقعہ میں نہیں ہو سکتا؟ فقط اپنے نفس کی کمزوری ہے۔

جوان لڑکیوں کو جب آپ ماں باپ خلاف شریعت آزادی دیں گے۔ اور اس پر دینی تعلیم کی کمی ہو گی تو پھر آخر نتیجہ کیا نکلے گا؟ یہی کہ وہ نکل ہاتھ سے۔ دو چار تو ایسے دردناک واقعات ہو گئے ہیں کہ نیک احمدیوں کی اولاد کہلانے والی لڑکیوں نے اسی آزادی کے نتیجہ میں یہ دھبہ لگا دیا کہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے صریح حکم کے خلاف غیر احمدی سے شادی کر لی۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔

اگر ایمان کی جڑیں مضبوط ہوتیں۔ اگر دینی مطالعہ ہوتا تو ایسی لڑکی اس خس پر موت کو ترجیح دیتی۔ تمام عمر کنوارا رہنا پسند کرتی مگر ایسا قدم ہرگز نہ اٹھا سکتی۔

کیسا سخت خطبہ حضرت خلیفۃ المسیح علیہ السلام اس بارہ میں دے چکے ہیں اور بار بار بزرگان سلسلہ کی جانب سے توجہ دلائی جا رہی ہے مگر حالت یہ ہے کہ اس کان سنا اس کان اڑا دیا۔ گویا ؎

"چکنے گھڑے پہ بوند پڑی اور پھسل پڑی"

خدا کے لئے سنبھلئے اپنی بچیوں کو سنبھالئے یہ آپ کی ہی نہیں ایک طرح حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی بچیاں آپ کے پاس امانت ہیں۔ ان کی نیک تربیت کریں ان کے دلوں میں یہ امر نقش ہونا چاہیئے کہ یہ عام عورتوں کی طرح نہیں ہیں۔ ان کو دنیا میں مل کر بھی دنیا سے الگ اپنا نمونہ دکھانا ہے۔ یہ احمدی گودوں کی بنیادی اینٹیں ہیں ان کے ایمان پختہ ہونے چاہئیں تاکہ ان سے وہ نسل چلے جو تمام دنیا میں اسلام کا جھنڈا گاڑنے والی ہو۔ اور اپنے رب کریم و رحیم کے لئے جینے والے اسی کے لئے مرنے والے خادم محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے عاشق صادق مسیح موعود علیہ السلام کے نام کے شیدا ان آئندہ بننے والی ماؤں کی گود سے پل کر نکلیں۔ خدا تعالیٰ ایسا ہی کرے۔ آمین۔

والسلام

منقولات

امریکی گندم روس کو

امریکہ کے کامرس ڈیپارٹمنٹ نے اعلان کیا ہے کہ وہ روس کے ہاتھ ۲۵ کروڑ روپے کا گندم فروخت کرے گا۔ اور اس لین دین کی تفصیل در قسطوں میں ہو گی۔ مگر ابھی یہ معلوم نہیں ہوا کہ یہ فروخت نقد روپے کے بدلے ہو گی یا قرضے پر۔ اگر قرضہ پر گندم دیا جائے گا تو اصل اور سود کتنے عرصہ میں وصول کیا جائے گا۔

کمیونزم نے عوام سے روٹی کا وعدہ کیا تھا۔ مگر اس وعدہ میں یہ بات شامل نہ تھی کہ وہ وعدہ کمیونزم کرے اور روٹی امریکہ سے۔ ماضی میں بھی سے سامراج سوشلسٹ ممالک کی روٹی کا مسئلہ ... تو امریکی سامراج ہی کو آنا پڑتا ہے۔ پھر کمیونزم کے خالی خولی وعدوں سے کیا فائدہ؟

امریکہ ساری دنیا کا پیٹ بھرتا ہے اور کمیونزم بھی کاسۂ گدائی لے کر واشنگٹن کے آستانہ پر پہنچ جاتا ہے۔ پھر روٹی دینے والا کون ٹھہرا؟ کمیونزم یا اس کا دشمن سامراج؟

(الجمعیۃ دہلی ۳۰ ۱۲ ۶۳)

تاریخی مناظرہ یادگیر کی صدائے بازگشت

قرآن کریم ان بیانات سے بھرا پڑا ہے کہ حق کے مخالفین نے ہر زمانہ میں اللہ تعالیٰ کے فرستادوں کو جھٹلانے کی انفرادی اور اجتماعی کوششوں میں کوئی دقیقہ فروگذاشت نہیں کیا۔ دُنیا کی ہر قوم نے نبیٔ وقت کے خلاف ایک محاذ قائم کر کے اُسے اور اُس کے مشن کو مٹانے کے لئے پورا زور لگایا۔ اور ہر وہ حربہ استعمال کیا جو اس زمانے میں موجود تھا۔ اور ہر طریق استعمال کیا جس کا استعمال کیا جا سکتا تھا حیلۂ عقل و امکان میں آ سکتا تھا۔ ہر نبی کے زمانہ میں مخالفین سالہا سال تک ایڑی چوٹی کا زور لگاتے رہے اور اپنے پیشروؤں کی پوری قوت کے ساتھ نور اللہ کو بجھانے کی کوشش کرتے رہے لیکن دنیا جانتی ہے کہ نتیجہ کیا نکلتا رہا نتیجہ یہی نکلتا رہا کہ وہ کمزور اور مدھم سا نظر آنے والا نورِ خدا تاریکیوں کے سینے چاک کر کے اپنی روشنی کے ہالے کو پھیلاتا رہا۔ اور آخر خدائی نور ہی غالب آتا رہا۔ اسی حقیقت کو قرآن کریم نے بڑے ہی لطیف مگر فیصلہ کن انداز میں یوں بیان فرمایا ہے

جاء الحق وزھق الباطل
ان الباطل کان زھوقا

اب کون ہے جو اس حقیقت کو جھٹلا سکے کون ہے جو اس صداقتِ عظیمہ کے منہ آ سکے اور کون ہے جو خدا کے ارادوں کے مقابلہ میں کھڑا ہو سکے۔ اور پھر کون ہے جو عرشِ عظیم کے اس ازلی و ابدی فیصلہ کو تبدیل کر سکے۔ ان الباطل کان زھوقا۔

پھر اسی پر بس نہیں کہ باطل ہر زمانہ میں حق کے مقابلہ پر شکست فاش کھاتا رہا ہے بلکہ قرآن کریم نے ایک بڑے ہی لطیف انداز میں اس حقیقت کو بھی منکشف فرمایا ہے کہ یوں بھی ہوا ہے کہ حق کے مخالفین اپنی مخالفت اور اندھی عداوت کے باوجود بسا اوقات حق سے مرعوب ہو جاتے ہیں اور علی الاعلان نہ سہی دبی زبان ہی حق کی برتری کا اعتراف بھی کر لیتے ہیں۔ چنانچہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے

ربما یود الذین کفروا
لو کانوا مسلمین

اس وقت ہمارے سامنے جماعت اسلامی ہند کے ترجمان سہ روزہ "دعوت" دہلی ۲۹ دسمبر ۱۹۶۱ء کا شمارہ ہے جس میں "خطوط و مسائل" کے کالموں میں کسی صاحب حامد صدیقی کا مراسلہ شائع ہوا ہے جس میں مناظرۂ یادگیر کی چشم دید روئداد مختصر طور پر دی گئی ہے اسی میں مراسلہ نگار نے لکھا ہے:۔

"قادیانیوں نے اپنی صداقت کے لئے گو قرآن و حدیث اور علمائے سلف کے حوالے دینے کی کوشش کی لیکن ان کی خوبی یہ تھی کہ ترتیبِ مضمون اور اسلوب زبان مؤثر تھی ......"

یہ اتنا بڑا اعترافِ صداقت ہے کہ کسی مخالف کی زبان سے اس سے زیادہ اچھے انداز میں اعتراف کی توقع رکھنا قطعاً لا حاصل ہے۔ اس حوالہ میں جرم نے اوپر درج کیا ہے دو الفاظ کو زیر خط کر دیا گیا ہے۔ یعنی گو اور لیکن۔ یہ دونوں الفاظ صاحبِ مراسلہ کے ان جذبات کے آئینہ دار ہیں جن میں بوقت تحریر ایک ہنگامہ برپا تھا۔ حقیقت یہ ہے کہ مراسلہ نگار صرف اتنا ہی کہنا چاہتا تھا کہ

"قادیانیوں نے اپنی صداقت کے لئے قرآن و حدیث اور علمائے سلف کے حوالے دینے کی کوشش کی۔ ان کی خوبی یہ تھی کہ ترتیبِ مضمون اور اسلوب و زبان مؤثر تھی ....."

لیکن اس انداز میں کہہ کر وہ مخالفین احمدیت کے تیروں کا نشانہ بننا نہیں چاہتا تھا۔ اس لئے اس نے یہ دو الفاظ بھرتی کر دیئے۔ گو یہ دونوں الفاظ اپنی موزونیت کے اعتبار سے بھی اور ادب اردو کے لحاظ سے بھی قطعاً یہاں فٹ نہیں آتے۔ کسی فقرہ میں گو کے بعد لیکن کا لفظ نفی یا تردید کے لئے استعمال ہوا کرتا ہے مگر یہاں مراسلہ نگار نے لیکن کے بعد جو الفاظ لکھے ہیں ان میں سلبی نہیں بلکہ ایجابی کیفیت پائی جاتی ہے۔ بہرحال صاحبِ مراسلہ نے محض ہدفِ ملامت بننے کے خوف سے یہ دونوں الفاظ اپنی عبارت میں بھرتی کر دیئے ہیں۔ اس کے باوجود ہم اس مراسلہ نگار کے اعترافِ حقیقت کے لئے اس کے ممنون ہیں۔ اور اس جرأت کے لئے اسے مبارکباد پیش کرتے ہیں۔

مراسلہ نگار نے اس سے آگے چل کر جو فقرہ لکھا ہے وہ بڑا عجیب و غریب ہے۔ اور معلوم ہوتا ہے کہ مراسلہ نگار نے اعترافِ حقیقت کے بعد گو اور لیکن کے الفاظ بھرتی تو کئے لیکن وہ اس پر مطمئن نہیں ہوا۔ اور ہدفِ ملامت بننے سے بچنے کے لئے اس نے ایک فقرہ لکھ مارا تاکہ وہ احمدیت نواز کہلانے کے الزام سے بچ سکے۔ چنانچہ

"لیکن ان کی خوبی یہ تھی کہ ترتیبِ مضمون اور اسلوب و زبان مؤثر تھی:

کے معاً بعد لکھا ہے:۔

"کمزور دلائل کو لفاظی کے پردے میں خوب چھپا لیتے تھے"

یوں تو یہ فقرہ بجائے خود ایک اعترافِ حقیقت ہے۔ لیکن ہم مراسلہ نگار سے پوچھتے ہیں کہ جب احمدی کمزور دلائل کو لفاظی کے پردے میں خوب چھپا لیتے تھے تو آپ کو وہ کیسے نظر آ گئے۔ اور پھر جب آپ نے یہ تسلیم کیا ہے کہ

"قادیانیوں نے اپنی صداقت کے لئے قرآن و حدیث اور علمائے سلف کے حوالے دینے کی کوشش کی"

تو کیا قرآن و حدیث اور علمائے سلف کے حوالے کمزور ہوا کرتے ہیں۔ یہ تو بہت بڑی جسارت ہے کہ مسلمان کہلا کر قرآن حدیث اور علمائے سلف کے حوالوں کو کمزور قرار دیا جاتے۔

بدقسمتی سے جس طرح عیسائی دنیا باپ بیٹا اور روح القدس کی عجیب و غریب اور عقل و سمجھ سے بالاتر تثلیث پرستی میں مبتلا ہے۔ اسی طرح مسلمان کہلانے والے بھی ایک قسم کی تثلیث پرستی کی بھول بھلیوں میں گم ہیں مثلاً ان کا دعوے ہے کہ

(۱) رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کے بعد کوئی نبی نہیں ہوگا۔

(۲) اصلاحِ امت کے لئے چودھویں صدی میں حضرت عیسےٰ بجسم عنصری آسمان سے نازل ہوں گے اور

(۳) وہ نبی ہوں گے

اور اپنی اس تثلیث پرستی کے جواز میں تارِ عنکبوت سے بھی کمزور دلائل و روایات کا سہارا لے کر وہ اپنی اصلاح سے غافل ہو رہے ہیں۔ اور اپنے اعمال و اقوال سے عیسائیت کو مضبوط کر رہے ہیں۔ اور اسلام کی جڑوں کو کھوکھلا کرنے کی کوشش میں ہیں۔

جن لوگوں نے مناظرۂ یادگیر کو اپنی آنکھوں سے دیکھا اور اپنے کانوں سے سنا ہے وہ خوب جانتے ہیں کہ حق اپنی تمام برکتوں سمیت بلند پرواز رہا۔ اور باطل اپنی تمام نحوستوں سمیت زیر زمین دفن ہو گیا۔ وہ منظر آج بھی میری آنکھوں کے سامنے ہے کہ جب احمدی مناظر مولانا محمد سلیم صاحب اپنا پرچہ سناتے تھے تو مخالفین بھی مبہوت و ششدر اور دم بخود رہ جاتے تھے۔ یہ دیکھ کر کہ قرآن و حدیث اور اقوال بزرگان تو احمدیت کی تائید میں کھڑے ہیں۔ اور جب غیر احمدی مناظر مولوی محمد اسمٰعیل صاحب سنبھلوی پرچہ سناتے تھے تو سنجیدہ اور پڑھے لکھے غیر احمدیوں کے چہروں پر انفعالی کیفیات منہ سے بول اٹھتی تھیں۔ اور غیر مسلم حضرات تو مولوی محمد اسمٰعیل صاحب کی غیر شریفانہ اور پست حرکات کو دیکھ کر اپنے چہروں کے سامنے رومال رکھ لیتے تھے۔ اور یہی وہ چیز ہے جس کا اعتراف بیدمی طرح نہ سہی مراسلہ نگار نے ان الفاظ میں کیا ہے کہ

"کمزور دلائل کو لفاظی کے پردے میں خوب چھپا لیتے تھے"

اور ہم یقین رکھتے ہیں کہ خدا کے فضل سے مناظرۂ یادگیر دیرپا اثرات کا حامل ہوگا۔ اور سنجیدہ طبقہ انشاء اللہ بڑے زور کے ساتھ احمدیت کی طرف رجوع کرے گا۔

(رفیق احمد گجراتی)

سویڈن کے نومسلم بھائی کی قادیان میں تشریف آوری

(بقیہ صفحہ ۲)

اپنے معزز مہمان کی خواہش کے جواب میں محترم صاحبزادہ صاحب نے فرمایا کہ جس طرح آپ نے سویڈن کے احمدی بھائیوں کا محبت بھرا اسلام پیام یہاں تک پہنچایا ہے۔ ہم امید رکھتے ہیں کہ اسی کے مطابق ہمارا بھی ایسا ہی محبت بھرا سلام اُن تک پہنچا دیں گے ہم ان کے لئے اب بھی دعا کرتے ہیں اور آئندہ بھی کرتے رہیں گے۔ آخر پر آپ نے درویشانِ قادیان سے خطاب کرتے ہوئے فرمایا کہ یہ اللہ تعالیٰ کا محض فضل اور احسان ہے کہ مخالف حالات میں آپ لوگوں کو اس مقدس بستی میں درویشانہ زندگی بسر کرنے کی توفیق ملی اب آپ دیکھ رہے ہیں کس قدر محبت ہے آپ سے آپ کے ان تمام احمدی بھائیوں کو جو دُور سے زمین کے دور دراز کے علاقوں میں بستے ہیں۔ پس آپ اپنے بلند مقام کو پہچانتے ہوئے اپنے اخلاص اور قربانی میں اپنے قدموں کو اور تیز کریں اور ان سب بھائیوں کے لئے التزام سے دعائیں کرتے رہیں۔ جو باوجود دُور ہونے کے اپنے مقدس مرکز اور آپ میں رہنے والوں سے بے پناہ خلوص اور محبت رکھتے ہیں۔ خدا تعالیٰ سب کا حافظ و ناصر ہو اور اپنی رضامندی کی راہوں پر چلنے کی توفیق دیتا چلا جائے۔ آمین۔

اس طرح پر اجتماعی دعا کے بعد یہ پُرسرور اجلاس رات کے دس بجے نہایت خیر و خوبی سے اختتام پذیر ہو گیا۔ فالحمد للہ علیٰ ذالک۔

حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے کارنامے

تقریر محترم مولوی محمد کریم الدین صاحب شاہد مبلغ سلسلہ بر موقعہ جلسہ سالانہ قادیان ۱۹۶۳ء

تمہید قرآن مجید کی اس آیت میں اللہ تعالیٰ نے نبی اکرم صلے اللہ علیہ وسلم کی بعثت کی غرض بیان کرتے ہوئے آپ کے چار اہم کام بیان کئے ہیں۔ یعنی تلاوت آیات، تزکیۂ نفوس، تعلیم کتاب اور تعلیم حکمت۔ اگر غور کیا جائے تو دراصل یہی چار بنیادی اور اصولی کام ہیں۔ باقی تمام کام انہی میں سے کسی ایک اصل کی شاخ اور فروعات ہوتے ہیں۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے تمام کارنامے بھی انہیں چار بنیادوں پر استوار ہوتے ہیں۔ آپ کے بعض کارنامے تلاوت آیات یعنی زندہ خدا کی ہستی کے ثبوت نشانات و معجزات سے متعلق ہیں۔ بعض کارنامے لوگوں میں پاکیزگی اور فعالیت پیدا کرنے کے متعلق ہیں۔ بعض کارنامے شریعت کے صحیح مفہوم کو پیش کر کے غلط عقائد کی اصلاح کرنے سے متعلق ہیں۔ اور بعض کارنامے قومی، ملکی اور بین الاقوامی مفادات سے متعلق ہیں۔ اور میری تقریر ان چاروں اقسام کے کارناموں پر مشتمل ہوگی۔

پس منظر حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے کارناموں پر روشنی ڈالنے سے قبل ہمارے لئے یہ دیکھنا بھی ضروری ہے کہ آپ کی بعثت سے قبل اور بعثت کے وقت کس قسم کے حالات و اثرات سے دنیا دوچار تھی۔ اسلام کن نازک مراحل سے گذر رہا تھا، اس کو اپنے اور غیر کس حیثیت سے پیش کر رہے تھے۔ اور آئندہ اس کے مستقبل کے بارے میں کن خیالات کا اظہار ہو رہا تھا جب تصویر کے دونوں رخ ہمارے سامنے ہوں گے تو حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے کارناموں کی صحیح شان کا ہمیں علم ہو سکے گا۔ اب آیئے ذرا اُس زمانہ پر طائرانہ نظر ڈالتے چلیں:

اُنیسویں صدی میں گردشِ دہر نے انسانی ذہن کو ایک جھٹکا دیا۔ مادہ پرستانہ رجحانات چاروں طرف بکھرنے لگے یورپ نے مشرقی ممالک کو اپنی جولانگاہ بنا لیا۔ صنعت و حرفت اور سائنس و فلسفہ وغیرہ علوم نے بھی مادہ پرستانہ رجحانات کو تقویت دی۔ اخلاق اور مذہب مادیت کے اسی گہرے طوفان کی گرد تلے دبتے چلے جا رہے تھے۔ اور دجالی فتنے نے دنیا کے ہر گوشہ میں اپنے قدم جما دیئے تھے۔ دہریت و الحاد کی رَو چل پڑی تھی اس بنا پر مذہب کے لوگوں نے ہتھیار ڈال دیئے اور اپنے مذہب کی ڈوبتی ہوئی کشتی کو غمزدہ سینہ تان کر دیکھتے رہے۔ انہیں نے اپنی تمام توجہ ان کو راستی اور حق کے نابود کرنے کے لئے صف آرا کر دیا تھا۔ ایسے ماحول میں اسلام کی حالت سخت ناگفتہ بہ تھی۔ وہ اسلام جو کبھی شیر کی طرح دندناتا پھر رہا تھا جس کے اصول کے سامنے کوئی مذہب ٹھہر نہیں سکتا تھا جس نے ساری دنیا کو تہذیب کا سبق دے کر مہذب بنا دیا تھا۔ وہ آج ایسی کس مپرسی اور کمزوری کی حالت میں تھا کہ اس شیر کو مردہ سمجھ کر چاروں طرف سے بھیڑیئے اور گدھ وغیرہ اس کی بوٹیاں نوچ رہے تھے اور ان سب میں عیسائیت پیش پیش تھی۔ ان کے نزدیک اسلام کا مستقبل کیا تھا اس کا اظہار ایک مشہور امریکن پادری مسٹر جان ہنری بیروز کے ان الفاظ سے ہوتا ہے جو انہوں نے عیسائیت کے عالمی اثرات کے زیر عنوان ایک لیکچر میں اسلامی ممالک کے اندر عیسائیت کی عظیم الشان فتوحات کا ذکر کرتے ہوئے اعلان کیا:-

> "اب میں اسلامی ممالک میں عیسائیت کی روز افزوں ترقی کا ذکر کرتا ہوں۔ اس ترقی کے نتیجہ میں صلیب کی چمک آج اگر ایک طرف لبنان پر ہے تو دوسری طرف فارس کے پہاڑوں کی چوٹیاں اور باسفورس کا پانی اس کے نور سے منور ہے یہ صورتِ حال اس آئندہ انقلاب کا پیش خیمہ ہے جب قاہرہ، دمشق اور طہران خداوند یسوع مسیح کے خدام سے معمور نظر آئیں گے۔ حتیٰ کہ صلیب کی چمک صحرائے عرب کے سکوت کو چیرتی ہوئی خداوند یسوع مسیح کے شاگردوں کے ذریعہ مکہ اور خاص کعبہ کے حرم میں داخل ہوگی۔ اور بالآخر وہاں اس حق و صداقت کی منادی کی جائے گی کہ ابدی زندگی یہ ہے کہ وہ تجھ خدائے واحد برحق یسوع مسیح کو جانیں جسے تُو نے بھیجا ہے"۔
>
> (Barrows Lectures 1896-97, Christianity The World Wide Religion, by John Henry Barrows, Page 42.)

اس قسم کی متعدد تحریریں عیسائی لٹریچر میں پائی جاتی ہیں جن سے ظاہر ہوتا ہے کہ عیسائیوں کے نزدیک اسلام ایک مُردہ مذہب کی حیثیت رکھتا تھا۔ اور اب اس کے احیاء کا خیال دیوانگی اور جنون کے سوا کچھ حقیقت نہ رکھتا۔ اور اس غلط خیال کی بنیاد اس بات پر تھی کہ اسلام نعوذ باللہ تلوار کے ذریعہ پھیلا ہے۔ لہٰذا جب تک سیاسی اقتدار رہا اسلام کو ترقی حاصل ہوئی اور جب یہ اقتدار ختم ہوا۔ تو ساتھ ہی اس کی بقاء بھی ختم ہو گئی اور ستم بالائے ستم یہ کہ خود مسلمان انہی خیالات کا شکار تھے۔ وہ بھی اسلام کے مستقبل سے قطعی ناامید اور مایوس ہو گئے تھے اور سمجھ رہے تھے کہ اسلام کا احیاء اس کے سیاسی غلبہ کے علاوہ اور کسی صورت میں ممکن نہیں۔ سر سید احمد صاحب جنہوں نے اپنے رنگ میں مسلمانوں کی بہت بڑی خدمت کی ہے اور بعض دوسرے مسلمان لیڈر مثلاً مولانا ابو الکلام آزاد، سید احمد اکبر آبادی ایم۔ اے۔ مولانا الطاف حسین حالی وغیرہ بھی اسی نظریے کے حامی تھے۔

الغرض یہ دور مسلمانوں کے سیاسی اور مذہبی تنزل کا انتہائی دور تھا۔ اور خود فرزندانِ توحید نے اپنے غلط عقائد کی بنا پر اسلام کی شکل مسخ کر کے رکھ دی تھی جس پر یہ شعر صادق آتا ہے ؎

> اک چاک ہو تو سی لوں یارب گریباں اپنا
> ظالم نے پھاڑ ڈالا ہے تار تار کر کے

اس دور کا نقشہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے اپنے ایک شعر میں یوں کھینچا ہے کہ ؎

> ہر طرف کفر است جوشاں ہمچو افواجِ یزید
> دینِ حق بیمار و بے کس ہمچو زین العابدین

اور علامہ اقبال کے یہ اشعار مسلمانوں کی عملی حالت کی ترجمانی یوں کرتے ہیں کہ ؎

> شور ہے ہو گئے دنیا سے مسلماں نابود
> ہم یہ کہتے ہیں کہ تھے بھی کہیں مسلم موجود
> وضع میں تم ہو نصاریٰ تو تمدن میں ہنود
> یہ مسلماں ہیں جنہیں دیکھ کے شرمائیں یہود
> یوں تو سید بھی ہو مرزا بھی ہو افغان بھی ہو
> تم سبھی کچھ ہو بتاؤ تو مسلمان بھی ہو

اسلام کا درد مادیت اور روحانیت کی اس کشمکش کے دور میں اسلام کی خاطر ایک قربانی کی ضرورت تھی۔ ایک دُکھتے ہوئے دل کی قربانی، ایک خاموش زبان کی قربانی، اس آہ کی قربانی جو لبوں سے نکلنے سے پہلے ہی دبا دی جاتی ہے۔ چنانچہ اس قربانی کے لئے ایک عظیم الشان انسان تیار ہو رہا تھا جس کے رگ و پے میں اسلام اور بانیٔ اسلام صلے اللہ علیہ وسلم اور اللہ تعالیٰ کے عشق کی چنگاریاں اُبھر رہی تھیں۔ وہ اسلام کے ایام مصیبت کو دیکھ کر تڑپ اٹھتا تھا۔ اور وہ ہستی حضرت مرزا غلام احمد صاحب قادیانی علیہ السلام کی تھی۔ چنانچہ آپ کے دردِ اسلام کا اندازہ مولوی فتح دین صاحب مرحوم دھرم کوٹی کی اس روایت سے بخوبی ہوتا ہے جس میں وہ بیان کرتے ہیں کہ:-

> "میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے حضور اکثر حاضر ہوا کرتا تھا۔ اور کئی مرتبہ حضور کے پاس ہی رات کو بھی قیام کیا کرتا تھا۔ ایک مرتبہ میں نے دیکھا کہ آدھی رات کے قریب حضرت صاحب بہت بیقراری سے تڑپ رہے ہیں اور ایک کونہ سے دوسرے کونہ کی طرف تڑپتے ہوئے چلے جاتے ہیں جیسے کہ ماہی بے آب تڑپتی ہے یا کوئی مریض شدتِ درد کی وجہ سے تڑپ رہا ہوتا ہے۔ میں اس حالت کو دیکھ کر سخت ڈر گیا۔ اور بہت فکر مند ہوا۔ اور دل میں کچھ ایسا خوف طاری ہوا کہ اس وقت میں پریشانی میں ہی مبہوت لیٹا رہا۔ یہاں تک کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی وہ حالت جاتی رہی۔ صبح میں نے اس واقعہ کا حضور علیہ السلام سے ذکر کیا کہ رات کو میری آنکھوں نے اس قسم کا نظارہ دیکھا ہے کیا حضور کو کوئی تکلیف تھی یا درد گردہ کا کوئی دورہ تھا۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے فرمایا۔ "میاں فتح دین کیا تم اس وقت جاگ رہے تھے؟ اصل بات یہ ہے کہ جس وقت ہمیں اسلام کی مہم یاد آتی ہے اور جو جو مصیبتیں اس وقت اسلام پر آ رہی ہیں ان کا خیال آتا ہے تو ہماری طبیعت سخت بے چین ہو جاتی ہے۔ اور یہ اسلام ہی کا درد ہے جو ہمیں اس طرح بے قرار کر دیتا ہے"۔
>
> (سیرۃ المہدی حصہ سوم صفحہ ۲۹، روایت ۵۱۲)

بعثتِ مسیح موعود اس تاریکی کے دور میں اللہ تعالیٰ نے آپ کو خلعتِ مسیحیت اور مہدویت عطا کر کے کھڑا کیا کہ آپ دین اسلام کی تجدید اور احیاء کے سامان پیدا کریں تا اسلام کا غلبہ دیگر تمام ادیان پر ہو جائے۔ اور اس تاریک دور کو روحانیت کے نور سے منور کر دیں۔ چنانچہ حضرت اقدس علیہ السلام اپنی بعثت کی غرض یوں تحریر فرماتے ہیں:-

> "وہ کام جس کے لئے خدا نے مجھے مامور فرمایا ہے وہ یہ ہے کہ خدا

ہیں اور اس کی مخلوق کے رشتہ ہیں جو کدورت واقع ہو گئی ہے اس کو دور کر کے محبت اور اخلاص کے تعلق کو دوبارہ قائم کروں۔ اور سچائی کے اظہار سے مذہبی جنگوں کا خاتمہ کر کے صلح کی بنیاد ڈالوں۔ اور وہ دینی سچائیاں جو دنیا کی آنکھوں سے مخفی ہو گئی ہیں ان کو ظاہر کروں۔ اور وہ روحانیت جو نفسانی تاریکیوں کے نیچے دب گئی ہے اس کا نمونہ دکھاؤں …… اور سب سے زیادہ یہ کہ وہ خالص اور چمکتی ہوئی توحید جو ہر ایک قسم کے شرک کی آمیزش سے خالی ہے جو اب نابود ہو چکی ہے اس کا دوبارہ قوم میں دائمی پودا لگا دوں۔"

(دیکھئے لیکچر سیالکوٹ ص ۳۴)

اس مختصر سے تعارف کے بعد اب میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے کارناموں پر روشنی ڈالتا ہوں۔ تفصیل کا یہ موقعہ نہیں ہے بہرحال وقت کی مناسبت سے اپنے ظرف کے مطابق ان کو بیان کرنے کی کوشش کروں گا۔ وباللہ التوفیق۔

زندہ خدا کا زندہ ثبوت

حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا پہلا کارنامہ یہ ہے کہ آپ نے زندہ خدا کا زندہ ثبوت پیش کیا۔ ایک حدیث قدسی میں اللہ تعالیٰ نے بیان فرمایا ہے کہ کنت کنزاً مخفیاً فاحببت ان اعرف فخلقت آدم۔ یعنی میں ایک چھپا ہوا خزانہ تھا میں نے چاہا کہ مجھے پہچانا جائے۔ چنانچہ اس غرض کے لئے میں نے آدم کو پیدا کیا۔ مطلب یہ ہے کہ صرف انسان ہی ایک ایسی ہستی ہے جو خدا تعالیٰ کی صفات کی کامل مظہر ہے اور بنی نوع آدم میں سے بھی بعض مخصوص وجود ایسے ہوتے ہیں جن کے ذریعہ خدا تعالیٰ اپنی ہستی کا ثبوت دیتا ہے جنہیں نبی اور رسول کہا جاتا ہے۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام جس زمانہ میں مبعوث ہوئے اس وقت خدا تعالیٰ کی ہستی کو محض تسلی کا ایک موہوم ذریعہ سمجھا جاتا تھا اور اس کی صفات صرف کتابوں کی زینت بن کر رہ گئی تھی۔ ایسے وقت میں آپ نے زندہ خدا کا ثبوت اس کے ہزارہا نشانوں کے ذریعہ مہیا کیا جس کے نتیجہ میں ہستی باری تعالیٰ کا پوشیدہ خزانہ پہچانا گیا۔

مثلاً حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا ایک الہام زمانہ ماموریت سے پہلے کا ہے جو براہین احمدیہ میں شائع ہو چکا تھا کہ

"دنیا میں ایک نذیر آیا پر دنیا نے اس کو قبول نہ کیا۔ لیکن خدا اُسے قبول کریگا اور بڑے زور آور حملوں سے اس کی سچائی ظاہر کر دے گا۔"

اس الہام میں پانچ عظیم الشان پیشگوئیاں ہیں جو انسانی اختراع سے بالا ہیں۔ پہلی پیشگوئی یہ تھی کہ آپ زندہ رہیں گے اور ماموریت کا دعوےٰ کریں گے۔ دوسری یہ کہ جب آپ دعوےٰ کریں گے تو دنیا مخالفت پر کمربستہ ہو جائے گی۔ تیسری یہ کہ وہ مخالفت معمولی نہ ہو گی بلکہ آپ پر طرح طرح کے حملے کئے جائیں گے۔ چوتھی یہ کہ خدا تعالیٰ کی طرف سے وہ حملے روکے جائیں گے اور دنیا پر عذاب نازل ہوں گے۔ پانچویں یہ کہ آخر آپ کی صداقت ظاہر ہو جائے گی۔

چنانچہ دیکھئے یہ پانچوں پیشگوئیاں کس صفائی سے پوری ہوئیں کہ باوجود اس کے کہ حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام کی صحت ابتدا سے ہی کمزور تھی خدا تعالیٰ نے خارق عادت کے طور پر آپ کو بے نظیر کام کرنے کی توفیق عطا فرمائی۔ پھر آپ نے دعوےٰ بھی کیا اور مخالفت کا جو طوفان بدتمیزی برپا ہوا وہ بھی کسی سے مخفی نہیں۔ لیکن یہ سب مخالفتیں پانی کی جھاگ کی طرح بیٹھ گئیں اور آپ کی عزت بڑھتی گئی۔ اور خدا تعالیٰ نے بھی اپنے اس برگزیدہ بندہ کے لئے مخالفین پر حملے کئے اور جس قسم کا کسی نے آپ کے خلاف حملہ کیا اسی قسم کا حملہ خدا نے کر کے اس کو ہلاک کیا۔ اور آج آپ کی صداقت کی اس سے بڑی دلیل اور کیا ہو گی کہ باوجود مخالفت کی بادِ تُند کے دنیا کے ہر گوشے میں احمدی پائے جاتے ہیں۔ اور دنیا آہستہ آہستہ ادھر کھنچی چلی آ رہی ہے۔ اس جگہ یہ امر بھی یاد رکھنا چاہیئے کہ محض اتفاق سے کسی کا ترقی کر لینا اور بات ہے اور ابتدائی دور میں دعوےٰ کر کے پھر ترقی کر لینا ایک جُدا امر۔

اسی طرح آپ کا ایک الہام ہے

"میں تیری تبلیغ کو دنیا کے کناروں تک پہنچاؤں گا۔"

یہ الہام بھی ایسے وقت میں شائع کیا گیا جب آپ حالتِ گمنامی میں تھے جس کا اظہار آپ نے یوں فرمایا ہے ؎

میں تھا غریب و بے کس و گمنام و بے ہنر
کوئی نہ جانتا تھا کہ ہے قادیاں کدھر

ایسی حالت میں آپ فرماتے ہیں کہ میرا خدا یہ کہتا ہے کہ تیری تبلیغ ساری دنیا میں پھیل جائے گی اور یہ امر محتاج بیان نہیں کہ آج جماعت احمدیہ کا سورج غروب نہیں ہوتا۔

دنیا میں کوئی انسان بھی یہ دعوےٰ نہیں کر سکتا کہ وہ کسی حادثہ یا مرض سے فوت نہیں ہو گا۔ باوجود ہزار ہا قسم کی احتیاطوں کے بڑے بڑے لوگ اور دن دہاڑے قتل بھی ہو جاتے ہیں جس کی تازہ مثال امریکہ کے صدر کینیڈی کا قتل ہے۔ لیکن حضرت مسیح موعود علیہ السلام باوجود اس کے کہ دشمن آپ کے خون کے پیاسے تھے یہ اعلان کرتے ہیں کہ میرا خدا یہ کہتا ہے کہ واللّٰہ یعصمک من الناس۔ یعنی وہ تجھے لوگوں کے شر سے بچائے گا۔ چنانچہ دیکھئے باوجود کوشش کے دشمن آپ کا کچھ بگاڑ نہ سکے۔ علاوہ ازیں پنجاب میں جب طاعون نے ہزاروں گھروں کو لقمۂ اجل بنانا شروع کر دیا۔ تو آپ نے بذریعہ اعلان فرمایا کہ خدا نے اپنی ہستی کے ثبوت کا یہ نشان مقرر فرمایا ہے کہ

"انی احافظ کل من فی الدار"

یعنی جو شخص بھی تیرے گھر کی چار دیواری میں ہو گا میں اس کی حفاظت کروں گا۔ غور کا مقام ہے کہ جراثیم کسی کا امتیاز نہیں کیا کرتے۔ لیکن اس الہام کے بعد یہ بالکل تسلیم کرنا پڑتا ہے کہ خدا کے حکم سے جراثیم ہر جگہ احمدیوں کو چھوڑ جاتے تھے جیسے کہ وہ انہیں پہچانتے ہوں۔

اسی قسم کے اور بھی ہزاروں نشانات ایسے ہیں جن کے ذریعہ خدا تعالیٰ کی کامل صفات جلوہ گر ہوئیں۔ تفصیلات کے لئے حضرت اقدس کی تصانیف ملاحظہ کی جا سکتی ہیں۔

اللہ تعالیٰ کی صفات کے متعلق غلط عقائد کی اصلاح

مذہبی نقطۂ نظر سے خدا تعالیٰ کی ہستی پر ہی تمام عبادات، اعمال اور معاملات کا دارومدار ہے اور سب سے اہم چیز نجات ہے جس کا کامل نظریہ خدا تعالیٰ کی صفات کے صحیح تصور کے بغیر ناممکن ہے۔ یہی وجہ ہے کہ صفاتِ الٰہی کے ناقص تصور کے باعث مختلف مذاہب کے پیروؤں نے نجات کا صحیح راستہ تلاش کرنے میں ٹھوکریں کھائی ہیں۔ صرف اسلام ہی ایسا مذہب ہے جس نے خدا تعالیٰ کی کامل صفات کا صحیح نقشہ کھینچا ہے۔ لیکن بدقسمتی سے مسلمانوں کی کرتوت ان میں بھی صفاتِ الٰہی کے متعلق غلط خیالات رائج ہو گئے تھے۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے ان غلط خیالات کی بھی اصلاح فرمائی۔ اور خدا تعالیٰ کی ہستی پر غور کرنے کے لئے ایک اصل پیش فرمایا کہ دراصل یہ تمام غلط عقائد اس وجہ سے پیدا ہو گئے ہیں کہ خدا تعالیٰ کی صفات کو انسانی صفات پر قیاس کیا گیا ہے حالانکہ خدا کی ذات لیس کمثلہ شیءٌ ہے۔ موٹے طور پر جن غلط عقائد کی آپ نے اصلاح فرمائی حسب ذیل ہیں۔

(۱) خدا تعالیٰ کی کامل توحید قائم نہ رہی تھی بت پرست تو خیر شرک جلی میں مبتلا تھے ہی لیکن مسلمان بھی شرک خفی میں مبتلا ہو گئے تھے۔ قبروں کو پوجنا شروع کر دیا گو منہ سے لا الٰہ کا اقرار کرتے تھے۔ دوسری طرف حضرت مسیح علیہ السلام کی طرف ایسی صفات منسوب کرتے تھے جو خدا تعالیٰ کے ساتھ مخصوص ہیں۔ مثلاً یہ کہ وہ آسمان پر زندہ موجود ہیں اور ان پر مرورِ زمانہ کی وجہ سے کوئی تغیر نہیں آتا گویا دوسرے لفظوں میں مطلب یہ ہے کہ وہ الآن کما کان ہیں۔ نہ ان کو وہاں کھانے کی حاجت ہے نہ پینے کی اور نہ انہوں نے حقیقی مُردے زندہ کئے ہیں۔ حقیقی پرندے پیدا کئے ہیں جو اب خدا کی مخلوق میں مل جل گئے ہیں وغیرہ۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے دنیا کے سامنے خالص اور چمکتی ہوئی توحید پیش کی۔ اور فرمایا کہ صرف منہ سے کہہ دینا کہ خدا ایک ہے کامل توحید نہیں بلکہ توحید کامل ہوتی ہے جو خدا تعالیٰ کی طرف سے ظہور پذیر ہو۔ اور بندہ اس کے اس قدر قریب ہو کہ خود خدا تعالیٰ اس کے ماسوا کو اس سے مٹا ڈالے۔ اور خدا کے علاوہ اور کوئی چیز نظر نہ آئے۔

(۲) بعض لوگ اللہ تعالیٰ کو محض علت العلل قرار دے کر اس کے بالارادہ ہستی ہونے کے منکر تھے۔ آپ نے اس کا رد یوں فرمایا کہ خدا کی صفات میں سے حکیم اور قدیر بھی ہیں۔ حکمت والا اسی کو کہتے ہیں جو بالارادہ کام کرے۔ اور قدیر کے معنے اندازہ کرنے والے کے ہیں۔ اس لحاظ سے دنیا میں ہر ایک چیز کو جو مناسب قویٰ دیئے گئے ہیں۔ وہ کسی بلا ارادہ ہستی سے ظہور پذیر نہیں ہو سکتے۔

(۳) ایک گروہ کا یہ اعتقاد تھا کہ روح اور مادہ اناد(ی) اور ازلی ہیں اور خدا تعالیٰ محض جوڑنے جاڑنے والا ہے۔ آپ نے اس عقیدہ کا بطلان خدا تعالیٰ کی صفات مالکیت اور رحیمیت سے ثابت کیا کہ اگر خدا نے ان کو پیدا نہیں کیا تو ان پر قبضہ جمانے کا بھی اس کو کوئی حق حاصل نہیں ہونا چاہیئے اور صفتِ رحیمیت اس بات کی متقاضی ہے کہ وہ انسان کے کام کا بہتر بدلہ دے، جب وہ خالق ہی نہیں تو بدلہ کہاں سے لا کر دے گا۔ ایسے لوگوں کا تصور ایسا ہی تھا جیسا کہ کہتے ہیں کہ کوئی شخص اپنے دادا کی فاتحہ دلانا چاہتا تھا اور جیب سے بھی کچھ خرچ کرنا نہیں چاہتا تھا۔ دوسری طرف ملاں بھی بغیر کچھ لئے فاتحہ دلانے پر رضامند نہ تھا۔ آخر وہ شخص ملاں کو حلوائی کی دوکان پر لے گیا۔ اور کہا فاتحہ پڑھو دیجئے۔ ملاں نے یہ سمجھ کر کہ بعد میں مٹھائی ملے گی فاتحہ خوانی کی۔ اس کے بعد وہ شخص چپ کر کے وہاں سے چلا گیا۔ اسی طرح ایسے لوگ خدا کو بغیر کسی استحقاق کے مالکیت کے حقوق دے رہے تھے۔ (باقی صفحہ ۱ پر)

درخواست دعا

مکرم مولوی دین محمد صاحب شاہد مبلغ گوجرانوالہ سے تحریر فرماتے ہیں کہ میں آجکل گوناگوں پریشانیوں میں مبتلا ہوں۔ احباب جماعت ان کی جملہ پریشانیوں سے نجات کے لئے درد دل سے دعا فرما دیں۔

قاضی عبد الحمید درویش قادیان

پس یسوع نے اپنے باپ سے سنیں وہ سب نہیں بتا دیں (یوحنا ۱۵/۱۵) میرا کھانا یہ ہے کہ میں اپنے بھیجنے والے کی مرضی کے موافق عمل کروں اور اس کا کام پورا کروں (یوحنا ۴/۳۴) تم جسے نہیں جانتے اس کی پرستش کرتے ہو ہم جسے جانتے ہیں اس کی پرستش کرتے ہیں (یوحنا ۴/۲۲) باپ نے حکم دیا اور جیسا اس نے کہا میں بولتا ہوں (یوحنا ۱۲/۵۰) باپ سب سے بڑا ہے (یوحنا ۱۰/۲۹) نوکر اپنے مالک سے بڑا نہیں ہوتا اور نہ بھیجا ہوا اپنے بھیجنے والے سے (یوحنا ۱۳/۱۶) اور یسوع بھی بپتسمہ پا کر دعا مانگ رہا تھا (لوقا ۳/۲۱و۲۲) دیکھو یہ میرا خادم ہے جسے میں نے چنا (متی ۱۲/۱۸) اے باپ زمین اور آسمان کے خداوند میں تیری حمد کرتا ہوں (متی ۱۱/۲۵) تمہارا ہادی مسیح ہے (متی ۲۳/۱۰)

الغرض یہ تمام انجیلی حوالہ جات اس بات کا بین اور واضح ثبوت ہیں کہ حضرت مسیح علیہ السلام محض انسان تھے۔ دبس۔

اب رہا معجزات کا معاملہ جسے اکثر اوقات مسیحی مبلغ مسیح کی الوہیت کے ثبوت میں پیش کیا کرتے ہیں۔ سو واضح ہو کہ ہم مختصر طور پر اتنا کہنا چاہتے ہیں کہ مسیح کے شاگردوں نے کم و بیش وہ سب معجزات دکھائے ہیں جن کا ظہور مسیح سے ہوا۔ چنانچہ پطرس نے مردہ زندہ کیا (اعمال ۹/۴۰) پولوس نے ایک لنگڑے کو شفا دی (اعمال ۱۴/۸ سے ۱۰) بیدری بد روحوں کو نکالتے تھے (لوقا ۱۰/۱۷) (لوقا ۹/۱ تا ۶) یہاں تک کہ پطرس کا سایہ پڑ جانے سے بیمار شفایاب ہو جاتے تھے (اعمال ۵/۱۵ سے ۱۶)

پس معجزات دلیل الوہیت نہیں ہو سکتے۔ البتہ دلیل رسالت ضرور ہوا کرتے ہیں اور یہی ہم نے ثابت کر دیا۔

فالحمد للہ علی ذالک

حضرت مسیح موعودؑ کے کارنامے

(بقیہ صفحہ ۸)

(۴) بعض لوگ خدا کی صفت رحیمیت کو عدل کے خلاف قرار دے رہے تھے۔ آپؑ نے اس کا رد اس طرح کیا کہ بے شک خدا عادل ہے مگر عدل اس کی صفت نہیں۔ کیونکہ عدل اس کی صفت ہوتی ہے جو مالک ہو۔ خدا تو مالک ہے اور مالک کی صفت رحم ہوتی ہے۔ اور جب مالک کا رحم کام کے برابر ہو تو اس کو عدل کہتے ہیں۔ جب اللہ تعالیٰ نے انسان کو بغیر کسی حق کے آنکھ، ناک، کان اور ہاتھ وغیرہ دیئے ہیں۔ تو پھر وہ انسان کے گناہ کیوں معاف نہیں کر سکتا؟

(۵) اسی طرح آپؑ نے اس خیال کی بھی تردید فرمائی کہ خدا تعالیٰ کی صفت کا ظہور صرف چند ہزار سال تک ہی محدود ہے آپؑ نے فرمایا خدا تعالیٰ قیوم ہے جس کے معنے ہیں قائم رکھنے والا۔ اور اس کی اس صفت کا تقاضا ہے کہ اس کی صفات معطل نہ ہوں۔ اسی ضمن میں آپؑ نے یہ نظریہ دنیا کے سامنے پیش فرمایا کہ بعض لوگ اسی غلط خیال کی بنیاد پر روح اور مادے کو ازلی گردانتے ہیں حالانکہ یہ درست نہیں۔ کیونکہ خدا کی صفات میں تعطل نہ ہونے کا یہ مطلب نہیں کہ یہی ارواح اور مادہ قدیم سے چلے آ رہے ہیں۔ بلکہ مخلوق کو قدامت نوعی حاصل ہے نہ کہ قدامت ذاتی

(۶) خدا تعالیٰ کی قدرت کو بھی غلط رنگ میں سمجھا جا رہا تھا اور اس بناء پر کہا جاتا تھا کہ اگر وہ قادر ہے تو اپنے جیسا خدا بھی بنا سکتا ہے جھوٹ بھی بول سکتا ہے وغیرہ۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے اس غلط خیال کی یوں اصلاح فرمائی کہ اس کی صفت قدرت کو دوسری صفات کے مقابلہ میں رکھ کر غور کرنا چاہیئے۔ جہاں خدا تعالیٰ قادر ہے وہاں واحد لاشریک اور کامل بھی ہے۔ اور یہ بات ظاہر ہے کہ نقص اور کمال ایک جگہ جمع نہیں ہو سکتے۔ اسلئے تمہارا یہ خیال غلط ہے

(۷) بعض لوگ قضاء و قدر کے قانون کے بعد دعا کو محض ایک بیکار چیز سمجھ رہے تھے آپؑ نے اس عقدہ کو یوں حل کیا کہ اس کے ساتھ خدا کی ایک یہ بھی تو قضا ہے کہ بندے اگر دعائیں کریں تو میں سنوں گا اسلئے باوجود خدا تعالیٰ کے قانون قضاء و قدر کے جاری ہونے کے خدا کا عمل تصرف بھی جاری ہے۔

(۸) پھر اس کو بھی ایک عقدہ لاینحل سمجھا جا رہا تھا کہ خدا تعالیٰ کی تمام صفات بیک وقت کس طرح ظہور پذیر ہو سکتی ہیں۔ آپؑ نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ کی صفات کے الگ الگ جلوے ہیں ایک ہی وقت میں وہ رحیم ہے اور شدید العقاب بھی۔ اور چونکہ خدا کامل ہے اسلئے ایک ہی وقت میں ساری صفات یکساں زور سے ظاہر ہو سکتی ہیں۔ اگر ایسا نہ ہو تو دنیا ایک منٹ بھی قائم نہیں رہ سکتی اگر خدا کا غضب نازل ہو رہا ہو اور صفت رحم ساتھ ہی جلوہ گر نہ ہو تو دنیا تباہ ہو تو دنیا تباہ ہو جائے۔ اسی طرح اس کے برعکس ہو رہا ہو تب بھی دنیا سے امان اٹھ جاتا۔

(۹) جو لوگ ہمہ اوست کا اعتقاد رکھتے تھے اس کا رد آپؑ نے یوں فرمایا کہ خدا کی صفت مالکیت کے یہ بات خلاف ہے کیونکہ جب سب چیزیں خدا ہی خدا ہیں تو پھر وہ مالک کس چیز کا ہوا۔ اس کے بالکل برعکس بعض لوگ خدا کے عرش پر بیٹھنے کے قائل تھے۔ آپؑ نے اس کو یہ جواب دیا کہ عرش اور کرسی وغیرہ الفاظ قرآن مجید میں بطور تمثیل کے حکومت کی ابتداء ہو۔ صفات کو بیان کرنے کے لئے استعمال کئے گئے ہیں ان سے مادی اشیاء مراد نہیں ورنہ خدا محدود رہ جائیگا اور یہ چیز باطل ہے۔

(۱۰) ان سب باتوں کیساتھ لوگوں کی توجہ خدا کی طرف بالکل نہ رہی تھی۔ اور بعض مخلوق کا نام خدا سمجھا جاتا تھا آپؑ نے ان کی توجہ خدا تعالیٰ کی طرف پھیر دی۔ اور ان میں اس کی محبت پیدا کی اور لاکھوں انسانوں کو آپؑ نے خدا کا مقرب بنا دیا اور اب تمام مخلصین احمدیت بھی خدا کی طرف اسی رنگ میں توجہ کر رہے ہیں جو بعثت مسیح موعود سے قبل بالکل نہ تھی۔ (باقی)

رمضان المبارک کی آمد

اور

صدقہ و زکوٰۃ

رمضان شریف کا مبارک مہینہ عنقریب شروع ہونے والا ہے۔ یہ وہ مبارک ایام ہیں جن میں آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم اپنی کمر کس لیتے تھے۔ اور دوسری عبادات کے علاوہ صدقہ و خیرات کی طرف اس قدر توجہ فرماتے کہ حدیث شریف میں آتا ہے کہ اس مہینہ میں آپ صدقہ و خیرات کے لئے تیز ہوا کی طرح چلتا تھا۔

سو احباب جماعت سے گذارش ہے کہ وہ اس برکتوں والے مہینہ کے لئے ابھی سے اپنے آپ کو تیار کریں۔ اور جہاں پر دیگر عبادات کی طرف توجہ دی جائے۔ زکوٰۃ اور صدقات پر خاص زور دیا جائے۔

زکوٰۃ کی ادائیگی صاحب نصاب مسلمانوں کے لئے اسی طرح لازمی اور ضروری ہے جس طرح کہ ہر مومن کے لئے نماز ادا کرنا۔ جو شخص ادائیگی زکوٰۃ میں کوتاہی کرتا ہے۔ اسی طرح قابل مواخذہ ہے جس طرح کہ ایک تارک نماز۔ قرآن کریم میں اللہ تعالیٰ نے جہاں نماز کا حکم دیا ہے۔ وہاں ہی زکوٰۃ ادا کرنے کا تاکیدی ارشاد بھی ہے۔ سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں۔

> "ہر ایک جو زکوٰۃ کے لائق ہے۔ وہ زکوٰۃ دے اور جس پر حج فرض ہو چکا ہے اور کوئی امر مانع نہیں وہ حج کرے۔ نیکی کو سنوار کر ادا کرو اور بدی کو بیزار ہو کر ترک کرو۔ چاہیئے کہ زکوٰۃ دینے والا اسی جگہ رقادیان) اپنی زکوٰۃ بھیجے اور ہر قسم کی فضولیات سے اپنے تئیں بچائے۔"

پھر حضرت خلیفۃ المسیح الثانی نے اس بارہ میں ارشاد فرمایا کہ:۔

> "تیسری چیز جس پر خصوصیت سے اسلام نے زور دیا ہے اور جس کی طرف قرآن کریم میں بار بار توجہ دلائی گئی ہے وہ یہ ہے کہ روپیہ پر ایک سال گذر جانے پر زکوٰۃ ادا کرے۔ اور اگر کوئی شخص باقاعدگی سے زکوٰۃ ادا کرتا ہے۔ تو یہ اس بات کا ثبوت ہوتا ہے کہ وہ دنیا محض دنیا کی خاطر کما رہا ہے۔ خدا تعالیٰ کی رضا حاصل کرنے کا شوق اس کے دل میں نہیں ہے۔ اگر واقعہ میں اس کے دل میں خدا تعالیٰ کے قرب اور اس کی محبت کو جذب کرنے کا احساس ہوتا۔ اور اگر وہ دنیا کو دین کی خاطر کما رہا ہوتا تو اس کا فرض تھا کہ وہ اپنے مال میں سے خدا تعالیٰ کا حق ادا کرتا اور پوری دیانتداری کے ساتھ کرتا۔ لیکن جب وہ زکوٰۃ ادا نہیں کرتا تو یہ اس بات کا ثبوت ہوتا ہے کہ وہ شیطان کا تابع ہے۔ خدا تعالیٰ کے احکام کے تابع نہیں۔"

امید ہے کہ رمضان شریف کے مبارک مہینہ میں جماعتہائے احمدیہ ہندوستان کے جملہ صاحب نصاب دوست اس اہم فریضہ کی ادائیگی کر کے ان مبارک ایام کی برکات سے وافر حصہ پائیں گے۔ زکوٰۃ کی ادائیگی ایسا فریضہ ہے کہ دوسرے چندہ جات اس کا قائم مقام نہیں ہو سکتے۔ اس سے قوم کے یتامیٰ و بیوگان اور غرباء کو وظائف دیئے جاتے ہیں۔ اور اسکے گذارہ کا انتظام مرکز سے کیا جاتا ہے۔

جملہ عہدیداران مال کی خدمت میں گذارش ہے کہ وہ اپنے اپنے حلقہ کے صاحب نصاب احباب سے جلد از جلد زکوٰۃ وصول کر کے مرکز میں بھجوا کر عند اللہ ماجور ہوں۔ اللہ تعالیٰ ہم سب کو رمضان المبارک کی برکات سے صحیح رنگ میں مستفیض ہونے کی توفیق عطا فرماوے۔ آمین یا ارحم الراحمین

ناظر بیت المال قادیان

وصایا

وصایا منظوری سے قبل اس لئے شائع کی جاتی ہیں کہ اگر کسی شخص کو کسی قسم کا کوئی اعتراض ہو تو وہ اس سے مجلس کارپرداز بہشتی مقبرہ کو اطلاع دے۔

سیکرٹری بہشتی مقبرہ قادیان

نمبر ۱۳۳۷۳ ـ میں دوست محمد ولد علی محمد قوم بھٹی پیشہ زمینداری عمر ۵۵ سال تاریخ بیعت پیدائشی احمدی ساکن چارکوٹ ڈاکخانہ گلہوتی ضلع پونچھ صوبہ جموں آج بتاریخ ۲ ۹/۶۳ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں میری جائیداد منقولہ و غیر منقولہ حسب ذیل ہے۔

زمین پچیس کنال جس کی قیمت ۲۵۰/- روپیہ ہے
بھینس چار عدد جن کی قیمت ۸۰۰/- " "
بیل دو راس جن کی قیمت ۳۰۰/- " "
کوٹھا ایک عدد قیمت ۴۰۰/- " "
بھیڑ تین راس جن کی قیمت ۴۰/- " "

گویا کل رقم ۱۴۳۰/- ایک ہزار چار سو تیس روپیہ بنتی ہے۔ ان مندرجہ بالا جائدادوں کا دسواں حصہ ۱/۱۰ حصہ وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتا ہوں اور یہ بھی لکھ دیتا ہوں کہ آئندہ بھی جس قدر آمد پیدا کروں گا۔ نیز میرے مرنے کے بعد بھی جس قدر میری جائیداد ثبوت ہو تو اس کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان ہوگی۔ اور میرے ورثاء کو اس پر کوئی اعتراض نہ ہوگا۔

کاتب الحروف شیخ حمید اللہ مبلغ جماعت احمدیہ چارکوٹ

گواہ شد — العبد — گواہ شد
محمد صدیق ولد دوست محمد موصی مذکور — نشان انگوٹھا دوست محمد — عبدالحلیم سیکرٹری وصایا چارکوٹ
ساکن چارکوٹ ضلع پونچھ — ولد علی محمد — ڈاکخانہ گلہوتی ضلع پونچھ

نمبر ۱۳۳۷۸ ـ منکہ جلال الدین نیر مولوی فاضل ولد مکرم اتیج حسین صاحب مرحوم قوم مولے پیشہ کارکن صدر انجمن احمدیہ قادیان عمر بیس سال تاریخ بیعت پیدائشی احمدی ساکن قادیان ضلع گورداسپور مشرقی پنجاب آج بتاریخ ۱۲ ۱۱/۶۳ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔

میری اس وقت کوئی جائیداد منقولہ یا غیر منقولہ نہیں۔ صدر انجمن احمدیہ قادیان کی کارکنیت پر مبلغ ستر روپے صرف ماہوار ملتے ہیں۔ جن کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتا ہوں اور اپنی زندگی میں ہر قسم کی آمد کا ۱/۱۰ داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتا رہوں گا۔ اگر کسی قسم کی جائداد منقولہ یا غیر منقولہ اپنی زندگی میں پیدا کر سکا اس پر بھی میری یہ وصیت حاوی ہوگی۔ میری وفات کے وقت جس قدر جائیداد منقولہ یا غیر منقولہ ثابت ہوگی اس کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان ہوگی۔ ربنا تقبل منا انک انت السمیع العلیم۔

گواہ شد — العبد — گواہ شد
عبدالرحیم مبلغ جماعت احمدیہ — جلال الدین نیر انسپکٹر بیت المال — مرزا منور احمد درویش
کنہ پور کشمیر ۱۲ ۱۱/۶۳ — ۱۲ ۱۱/۶۳ — معاون ناظر بیت المال قادیان ۱۲ ۱۱/۶۳

نمبر ۱۳۳۷۹ ـ میں سی حمزہ کویا ولد عبدالرحمن کویا قوم موپلا پیشہ ملازمت عمر ۳۰ سال پیدائشی احمدی ساکن کالیکٹ ضلع کالیکٹ صوبہ کیرالہ آج بتاریخ ۲۸ ۱۰/۶۳ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں:۔

میری جائیداد اس وقت کوئی نہیں۔ اس وقت ماہوار آمد ۳۰/- تیس روپے ہے۔ جب تک زیست اپنی ماہوار آمد کا ۱/۱۰ حصہ داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ قادیان ادا کرتا رہوں گا اور اگر کوئی جائداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا۔ اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ نیز میرے مرنے کے بعد میرا جس قدر ترکہ ثابت ہو اس کے بھی ۱/۱۰ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان ہوگی۔ فقط المرقوم ۲۸ ماہ اکتوبر ۱۹۶۳ء

گواہ شد — العبد موصی — گواہ شد
ڈی ٹی سیکرٹری مال جماعت احمدیہ — سی حمزہ کویا معرفت انجمن احمدیہ کالیکٹ — محمد ابوالوفاء مبلغ سلسلہ
کالیکٹ — West Silk St Calicut (Kerala) — عالیہ احمدیہ کالیکٹ

نمبر ۱۳۳۸۰ ـ منکہ حلیمہ بشریٰ بنت مولوی محمد حفیظ صاحب فاضل قوم احمدی پیشہ ملازمت عمر ۱۹ سال تاریخ بیعت پیدائشی احمدی ساکن قادیان ڈاکخانہ خاص ضلع گورداسپور صوبہ پنجاب آج بتاریخ ۵ ۱۱/۶۳ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں:۔

میری اس وقت کوئی جائداد منقولہ یا غیر منقولہ نہیں ہے۔ میں صدر انجمن احمدیہ قادیان کی ملازمہ ہوں اور نصرت گرلز سکول میں بطور استانی کام کر رہی ہوں۔ میری ماہوار تنخواہ اس وقت مبلغ ۸۰/- روپیہ ہے میں اس کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتی ہوں۔ اگر آئندہ کوئی جائداد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہوں گی۔ میری وفات کے وقت میرا جو ترکہ ثابت ہو اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان ہوگی۔ ربنا تقبل منا انک انت السمیع العلیم۔

الامتہ حلیمہ بشریٰ موصیہ ۵ ۱۱/۶۳ ۔ گواہ شد مولوی محمد حفیظ ولد محمد اسمٰعیل صاحب والد

موصیہ ۵ ۱۱/۶۳ گواہ شد نعیم احمد گجراتی ولد حافظ غلام غوث درویش قادیان ۵ ۱۱/۶۳

نمبر ۱۳۳۸۲ ـ منکہ ایم کنج احمد ولد احمد کٹی صاحب قوم موپلا پیشہ تجارت عمر ۲۵ سال تاریخ بیعت ۱۲ ستمبر ۱۹۶۲ء ساکن پینگاڈی ڈاکخانہ خاص ضلع کنانور صوبہ کیرالہ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۲۶ اکتوبر ۱۹۶۳ء حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔

میری اس وقت کوئی جائداد غیر منقولہ نہیں ہے۔ البتہ میرے پاس ۱۶۶/- روپیہ نقد موجود ہے میں اس کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتا ہوں۔ وصیت منظور ہونے پر اس کا حصہ نقد ادا کر دوں گا۔

میرا گزارہ اس وقت تجارت پر ہے جس سے تخمیناً ۱۰۰/- روپیہ ماہوار تنخواہ ملتی ہے میں اس آمد کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتا ہوں۔ انشاء اللہ ماہ بماہ حصہ آمد ادا کرتا رہوں گا۔

میری وفات کے وقت میری جس قدر جائداد ثابت ہو اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان ہوگی۔ ربنا تقبل منا انک انت السمیع العلیم۔ العبد ایم کنج احمد کٹی۔ پینگاڈی Mpaya gadi معرفت انجمن احمدیہ پینگاڈی ضلع کنانور کیرالہ

گواہ شد پی احمد ـ احمدیہ روڈ پینگاڈی کیرالہ ـ گواہ شد ایم وی قمرالدین احمدیہ روڈ پینگاڈی کیرالہ

نمبر ۱۳۳۸۳ ـ میں حمیدہ بیگم اہلیہ احمد حسین صاحب قوم احمدی عمر ۲۹ سال تاریخ بیعت پیدائشی احمدی ساکن قادیان ڈاکخانہ خاص ضلع گورداسپور صوبہ پنجاب بقائمی ہوش و حواس آج بتاریخ ۱۶ ۱۱/۶۳ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں:

میری اس وقت مندرجہ ذیل جائداد ہے:۔

حق مہر بذمہ شوہر ۵۰۰/- روپے کانٹے طلائی ایک تولہ
گلے کا ہار ۲/۳ تولہ

اس کے علاوہ میری کوئی جائداد نہیں ہے میں اس کل جائداد کی ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتی ہوں نیز میرے مرنے پر میری جس قدر بھی جائداد ثابت ہو اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ اور اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان ہوگی۔ ربنا تقبل منا انک انت السمیع العلیم۔

الامتہ حمیدہ بیگم زوجہ احمد حسین درویش قادیان ۱۶ ۱۱/۶۳ ـ

گواہ شد احمد حسین درویش موصی ۱۲۲۰۱ خاوند موصیہ ۱۶ ۱۱/۶۳ ـ گواہ شد بشیر احمد مبارک درویش قادیان ۱۶ ۱۱/۶۳

پونچھ کے ہوائی حادثہ میں جماعتہا احمدیہ صوبہ جموں کی طرف سے اظہار تعزیت

اور

رکھشا منتری صاحب کی طرف سے شکریہ کا خط

مورخہ ۲۲ نومبر کو پونچھ کے ہوائی حادثہ میں ہماری بھارتی افواج کے پانچ افسران کی اچانک افسوسناک وفات پر مکرم عابد محمد یوسف صاحب امیر جماعت ہائے احمدیہ جموں نے جناب رکھشا منتری صاحب کی خدمت میں ہمدردی اور تعزیت کا پیغام بھیجا تھا۔ اس کے جواب حسب ذیل شکریہ کا خط موصول ہوا ہے

"دفتر وزارت رکھشا
نئی دہلی ۳۰ نومبر ۱۹۶۳ء

جناب عالی۔ آپکی طرف سے تعزیت کا پیغام ملا جس میں آپ نے ہمارے بہترین فوجی لیڈروں کی وفات پر اظہار افسوس و ہمدردی کی ہے اس کے لئے میں آپ کا تہ دل سے مشکور ہوں۔ آپ کا پیغام تعزیت و ہمدردی متوفیان کے اہل و عیال کی خدمت میں بھیج دیا ہے۔"

آپ کا مخلص
وائی۔ بی۔ چوان وزیر رکھشا

خبریں

سری نگر ۷ جنوری۔ حضرت بل کی درگاہ سے ۲۶ دسمبر کو جو موئے مبارک غائب ہو گئے تھے وہ مل گئے۔ یہ اعلان یہاں پر آج شام سرکاری طور پر ایک پریس کانفرنس میں کیا گیا جو جموں و کشمیر کے وزیر اعظم خواجہ شمس الدین کی رہائش گاہ پر طلب کی گئی تھی۔ موئے مبارک کی دستیابی پر یہاں زبردست خوشیاں منائی جا رہی ہیں۔ سرینگر اور جموں و دوسرے شہروں میں اس خوشی میں ... تقسیم کیا گیا اور مٹھائیاں تقسیم کی گئیں۔

وزیر اعظم ... موئے مبارک ... وزیر اعظم جموں ... خواجہ شمس الدین ... روانہ کیا جس میں ... انہیں اور کشمیری عوام کو مبارکباد دی گئی۔ صدر ریاست یوراج کرن سنگھ کو بھی ... پیغامات وصول ہو رہے ہیں۔ موئے مبارک کی بازیابی کی اطلاع کشمیر ریڈیو اور دوسرے ریڈیو اسٹیشنوں نے اپنے پروگرام روک کر خاص طور پر نشر کی۔ یاد رہے کہ موئے مبارک ۲۶ دسمبر کی رات کو ایک مسجد سے چوری ہو گیا تھا۔ اور اس کے بعد سرینگر میں ہنگامے ہوئے اور حکومت کو کرفیو نافذ کرنا پڑا تھا۔ پولیس کی گولی سے دو افراد کی موت ہوئی تھی۔ یاد رہے کہ اس مقدس یادگار کا پتہ لگانے کے لئے مرکزی خفیہ پولیس کے دو اعلیٰ افسران کو وہاں بھیج دیا گیا تھا۔ اس موئے مبارک کی گمشدگی کی وجہ سے سرینگر میں آٹھ دن ہڑتال رہی۔ جموں و کشمیر کے وزیر اعظم خواجہ شمس الدین نے موئے مبارک کا سراغ لگانے والے کو ایک لاکھ روپیہ انعام اور ۵۰۰ روپے سالانہ کی پنشن دینے کا اعلان کیا تھا۔ موئے مبارک کہاں سے ملا اس کے بارے میں کوئی اطلاع نہیں دی گئی ہے۔

اتنا پتہ چلا ہے کہ موئے مبارک مرکزی خفیہ پولیس نے تلاش کیا ہے۔ اور کچھ دیر پہلے تک خفیہ پولیس کے متعلقہ افسر کے پاس تھا۔

عمان ۴ جنوری۔ پوپ پال ششم ارض مقدس کے دورہ پر آج یہاں وارد ہوئے۔ روم سے ان کی آمد کے وقت اٹلی کے صدر اور وزیر اعظم نے ... انہیں رخصت کیا۔ عمان کے ہوائی اڈہ پر شاہ حسین اور وزیر اعظم اردن نے ان کا استقبال کیا۔ روم اور عمان کے ہوائی اڈہ پر بیان دیتے ہوئے پوپ پال ششم نے کہا کہ وہ ارض مقدس کی زیارت کے واسطے آئے ہیں۔ انہوں نے سچے جذبہ سے دعا کی اس کے واسطے تلقین کی وہ رومن کیتھولک کلیسا کے پہلے پوپ ہیں جو ارض مقدس کے دورہ پر آئے ہیں اور پہلے پوپ ہیں جنہوں نے ہوائی جہاز میں سفر کیا۔

سری نگر ۷ جنوری۔ مرکزی وزارت داخلہ کے ہوم سیکرٹری شری وشوا ناتھن نے یہاں ایک پریس کانفرنس میں بتایا کہ مقدس بال کو جس شخص نے ۴ جنوری کی شام کو درگاہ حضرت بل میں اس کی اصل جگہ پر چوری چھپے رکھ دیا۔ شری وشوا ناتھن نے کہا کہ مرکزی سراغرسانی کے محکمہ نے مقدس بال کی چوری ... متعلق ... جب تلاش تیز ہوئی تو چوری کرنے والے اپنے جرم ... کے سنگین نتائج سے خوفزدہ ہو گئے۔ ایسا معلوم ہوتا ہے کہ انہوں نے کل موئے مقدس کو خود ہی اس کے مقام پر واپس لا کر رکھ دیا۔ تفتیش کے متعلق پوری تفاصیل کا اعلان تین چار دنوں میں کیا جائے گا۔ آپ نے کہا کہ سراغرسانی کا مرکزی بیورو تفتیش کے کام کو مکمل طور پر انجام دے رہا ہے۔ مقامی پولیس کو صرف بعض مرحلوں پر استعمال کرنا پڑا ورنہ سارا تفتیشی کام مرکزی بیورو کے ہاتھ ہی میں تھا جب ایک نامہ نگار نے پوچھا کہ کیا اس چوری میں غیر ملکی ہاتھ ہے تو آپ نے کہا کہ میں اس کے متعلق کچھ نہیں کہنا چاہتا۔ آپ نے ایک اور سوال کے جواب میں کہا کہ جو لوگ چوری کے لئے ذمہ دار ہیں ان کے خلاف مقدمہ چلایا جائے گا۔ جب قانونی سلسلے پورے ہو جائیں گے تو موئے مقدس جو کہ اپنی اصلی حالت میں ہے حضرت بل کی درگاہ میں واپس رکھ دیا جائے گا مرکزی افسر کی رہنمائی میں اب بھی زور شور سے تفتیش جاری ہے اور مشتبہ آدمیوں کے خلاف شہادت فراہم کی جا رہی ہے۔ ہوم سیکرٹری نے کہا کہ ان تمام لوگوں نے جو مقدس بال کی شناخت کر سکتے تھے اس کی شناخت کر لی ہے۔ مجھے اسباب کی پوری تسلی ہے کہ جو بال واپس رکھا گیا ہے وہ حقیقی ہے۔ جونہی تفتیش مکمل ہو جائے گی عدالت میں ملزموں کے خلاف مقدمہ دائر کر دیا جائے گا۔ اور قانونی ضابطے پورے ہونے کے بعد جتنی جلدی ممکن ہو گا مقدس بال اپنی جگہ پر واپس رکھ دیا جائے گا۔

لاہور ۷ جنوری۔ آج پاکستان سرکار نے ملک کی سب سے بااثر مذہبی تنظیم جماعت اسلامی کو جو ایک سیاسی جماعت ہے خلاف قانونی قرار دے دیا ہے۔ اور اس کے سربراہ مولانا مودودی (امیر جماعت اسلامی) اس کے سیکرٹری جنرل میاں طفیل احمد اور دیگر سولہ ممبروں کو حراست میں لے لیا۔ بیشتر گرفتاریاں لاہور میں کی گئیں کچھ دیگر مقامات پر بھی جماعت اسلامی کے لیڈروں کو گرفتار کیا گیا۔ جماعت کو خلاف قانون قرار دینے کی کارروائی پاکستان کے ضابطہ فوجداری کے ترمیمی ایکٹ کے تحت کی گئی۔ مغربی پاکستان سرکار نے ایک پریس نوٹ جاری کیا ہے جس میں کہا گیا ہے کہ جماعت اسلامی کے لیڈر اپنی تقاریر میں پوشیدہ طور پر اور کبھی کبھی کھلم کھلا سٹیٹ اور حکومت سے لوگوں کی وفاداری ختم کرانے کی کوشش کر رہے تھے۔ وہ حکومت کے خلاف مسلسل نفرت پھیلاتے رہتے تھے اور مرکزی حکومت اس نوع کی کو نقصان پہنچانے کی کوشش کو برداشت ...

آپ کا چندہ اخبار بدر

۲۸ ۱۱/۶۴ و ۲۸ ۱۲/۶۴ سے ختم ہے!

نمبر	نام	تاریخ
نمبر ۱۰۰۰	مکرم میاں محمد شمس الدین صاحب کلکتہ	۲۸ ۱۱/۶۴ سے
نمبر ۱۰۱۱	″ ڈاکٹر محمد سعید صاحب جے پور	۲۸ ۱۲/۶۴ سے
نمبر ۱۰۲۴	″ جی ایم مرکرہ	″ ″
نمبر ۱۰۳۸	″ مولوی احمد الدین صاحب گوریسانی	″ ″
نمبر ۱۰۳۹	″ محمد عبد الغنی صاحب چنتہ کنٹہ	″ ″
نمبر ۱۰۵۴	″ شیخ طاہر الدین صاحب بی۔ اے کیرنگ	″ ″
نمبر ۱۰۶۳	″ محمد سعدی اللہ صاحب احمدی چینائی	۲۸ ۱۱/۶۴ ″
نمبر ۱۰۶۵	″ مولوی احمد اللہ صاحب فاضل شدیپال	۲۸ ۱۲/۶۴ ″
نمبر ۱۰۶۶	″ اللہ دتہ صاحب افریقہ	[illegible] ″
نمبر ۱۰۷۲	″ عبد الرحمن خانصاحب بھدرواہ	″ ″
نمبر ۱۰۷۳	″ ایم ظفر اسلام صاحب بمبئی	″ ″
نمبر ۱۰۷۶	″ محمد صدیق صاحب نانی پوکھو	″ ″
نمبر ۱۰۷۷	″ ایم مختار احمد صاحب ایاز افریقہ	″ ″
نمبر ۱۰۷۸	″ شبیر محمد خانصاحب بمبئی	۲۸ ۱۱/۶۴ ″
نمبر ۱۰۹۲	″ محمد اسلم خانصاحب فتح پوری	۲۸ ۱۲/۶۴ ″
نمبر ۱۰۹۷	″ منور احمد صاحب صالح نگر	″
نمبر ۱۱۰۱	محترمہ ... خاتون صاحبہ کیرنگ	۲۸ ۱۱/۶۴ ″
نمبر ۱۱۰۶	مکرم اظہر بیگ صاحب کشن گنج	۲۸ ۱۲/۶۴ ″
نمبر ۱۱۱۷	″ یونس خانصاحب کٹک	″ ″
نمبر ۱۱۱۸	″ پروفیسر شہاب الدین صاحب ناگپور	″ ″
نمبر ۱۱۷۹	″ سید داؤد احمد صاحب مظفرپور	″ ″
نمبر ۱۲۰۱	″ محمد حنیف صاحب سہارنپور	″ ″
نمبر ۱۲۱۰	″ عبد القادر صاحب کرنٹار	″ ″
نمبر ۱۲۴۰	″ محمد شفیع صاحب کمپونڈر ونگام	″ ″
نمبر ۱۲۵۴	″ بابو محمد یوسف جموں	۲۸ ۱۱/۶۴ ″
نمبر ۱۲۵۶	″ ڈاکٹر الطاف حسین صاحب کلکتہ نمبر ۱۵	″ ″
نمبر ۱۲۹۱	″ عبد الواحد صاحب آسنور	″ ″
نمبر ۱۳۱۰	″ حاجی عبد الصمد صاحب بلاچکہ	″ ″
نمبر ۱۳۱۵	″ منشی نصیر الدین صاحب عیک ڈسنہ	″ ″
نمبر ۱۳۱۹	″ محمد علی صاحب قریشی قصاب کٹک	۲۸ ۱۱/۶۴ ″
نمبر ۱۳۲۱	″ سیٹھ عبد الحی صاحب یادگیر	″ ″
نمبر ۱۳۲۷	″ پٹواری عبد الغفار صاحب بھدرواہ	۲۸ ۱۲/۶۴ ″
نمبر ۱۳۳۱	″ مولوی حبیب الرحمن صاحب احمدی کپواڑہ	″ ″
نمبر ۱۳۳۲	″ سید منور احمد صاحب کاٹھے	۲۸ ۱۱/۶۴ ″
نمبر ۱۳۸۴	″ محمد خلیل صاحب سرینگر	۲۸ ۱۲/۶۴ ″
نمبر ۱۴۰۱	″ فضل احمد صاحب ستھہ	″ ″

سو مندرجہ بالا احباب کی خدمت میں التماس ہے کہ ایسے وقت میں جبکہ آپ کا اپنا قومی و مرکزی اخبار کافی سے زیادہ مالی مشکلات میں گذر رہا ہے اپنا چندہ مبلغ ۔/۷ ارسال فرما کر مشکور فرمائیں تاکہ آپ کے نام اس مرکزی اخبار کو جو کہ احمدی گھرانے کیلئے ایک روحانی غذا کی حیثیت رکھتا ہے جاری رکھا جا سکے۔

امید ہے کہ احباب اپنی اولین فرصت میں آئندہ سال کا چندہ مبلغ ۔/۷ ایک ماہ کے اندر اندر ارسال فرما کر مشکور فرمائیں گے یا بذریعہ خط دفتر کو صورت حالات سے مطلع فرما کر شکریہ کا موقعہ دیں گے۔

مینجر اخبار بدر قادیان

بنیادی طور پر جماعت اسلامی کے لیڈروں اور ورکروں کی تمام سرگرمیوں سے ... ہوتا تھا کہ ان کا مقصد اقتدار حاصل کرنا تھا۔ چاہے یہ پرامن طریقہ سے حاصل ہو جائے چاہے تشدد کے ذریعہ ... لوگ حکومت کے خلاف سخت نفرت پھیلا رہے تھے۔ لاہور کے علاوہ دیگر مغربی پاکستان کے شہروں ... میں بھی ... گئے اور جماعت اسلامی کے سینکڑوں ورکر ...